REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴
شمارہ ۲۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۲۳ رمضان ۱۴۰۵ھ | ۱۳ احسان ۱۳۶۴ ہش | ۱۳ جون ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ احسان (جون)۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور ماہ رمضان المبارک کے دوران میں اور اتوار کو درس القرآن ارشاد فرما رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامرانی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۹ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بلحاظ ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہو جانے کے باعث چند دن بہت ناساز رہی۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ کافی افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● مقامی طور پر درس قرآن مجید کے تسلسل میں مورخہ ۱۲ و ۱۳ رمضان کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے سورہ الرعد تا سورۃ النحل کا اور ۱۴ تا ۱۶ رمضان کو مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نے سورہ بنی اسرائیل تا سورۃ المؤمنون کا درس دیا۔ اس وقت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سورۃ النور تا سورۃ العنکبوت کا درس دے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کیلئے آیا ہے

پس اس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کرلیں اور خود اس مہینہ میں داخل ہوجائیں

ارشاد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"..... رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں۔ اس مہینہ میں جو کچھ برکتیں پائی ہیں ان کو دوام عطا کریں۔ جن مصیبتوں سے نجات پائی ہے پھر دوبارہ ان بندھنوں میں نہ جکڑے جائیں۔ ان گندگیوں کی طرف پھر منہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی۔

اس ضمن میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ رمضان ہمارے لئے ایک بہت بڑی اور خاص نعمت بن کر آیا ہے۔ کیونکہ یہ وہ دور ہے جس میں احمدیت کے دشمنوں نے اپنے غیظ و غضب کے سارے دروازے ہماری طرف کھول دیئے ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں احمدیت کے معاندین ایک پُرامن ملک میں کھلے بندوں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ احمدیوں کے خلیفہ کو بھی قتل کر دو اور ذلیل و رسوا کر کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا کے پھینک دو۔ اور اس جماعت کا ایک فرد بھی زندہ باقی نہ رہنے دو۔ اس ملک میں خون کی ندیاں بہا دو۔ یہاں تک کہ ایک احمدی بھی دیکھنے کو نہ ملے۔ یہ تعلیم کھلم کھلا دی جا رہی ہے۔

اس موقعہ پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کے لئے آیا ہے۔ رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آگیا ہے۔ وہ پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی۔ کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔

پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اگر خدا کی نافرمانی کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ کی فرمانبرداری کے دروازے آپ کو امن کی دعوت دیتے ہوئے وا ہو رہے ہیں۔ اور آپ کو اپنی طرف بلا رہے ہیں ...... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ پس اس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کرلیں۔ خود اس مہینہ میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں۔"

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح نگر کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۱۳ احسان ۱۳۶۴ ہش

عید کارڈ بھجوانا ایک بُری رسم ہے

ماہ رمضان المبارک کا دُوسرا عشرہ قریب الاختتام ہے۔ اور جب تک بدر کا یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا وہ اس ماہ مبارک کو الوداع کہہ کر عید الفطر کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ کیا ہی خوش نصیب ہوں گے وہ جنہوں نے اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر برکتوں اور رحمتوں والا یہ مبارک مہینہ پایا۔ اور اس سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی شبانہ روز عبادات اور دُعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اور اس ماہ مقدس کو ہمارے لئے غلبۂ اسلام پر مبنی حقیقی اور دائمی عید کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

عِید الفطر — خوشی اور مسرت کے اظہار کی کوئی عام رسمی تقریب نہیں۔ بلکہ مسلسل ایک ماہ کے جسمانی و روحانی مجاہدہ، عبادات و نوافل اور قربانی و ایثار کی غیر معمولی سعادت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کے عظیم الشان عملی مظاہرہ کا نام ہے۔ ظاہر ہے عید سعید کا یہ اہم بالشان اور پاکیزہ مقصد اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ ہم جہاں اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں وہاں تحدیثِ نعمت کے طور پر بارگاہِ ربّ العزت میں اس بات کا پختہ عہد بھی کریں کہ کہ خدایا! تیرے اس پاک اور مقدس مہینہ نے ہمارے اندر جو خوشکن روحانی اور تعمیری انقلاب پیدا کیا ہے ہم اسے اپنی زندگیوں میں آئندہ بھی برقرار رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔

عید سعید کے اس حقیقی مقصد کو سامنے رکھ کر جب ہم آج کے مسلم معاشرہ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ بیشتر مسلمان اس عظیم مقصد کو یکسر فراموش کر کے عید سعید کے بارے میں عجیب بجا رسوم و رواج اور بدعات کا شکار ہیں۔ اور سچ پوچھئے تو اُمتِ مسلمہ کی موجودہ بد حالی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اس نے غیر اقوام کی تقلید میں اپنی عام سماجی اور معاشرتی تقاریب کی طرح خالصتاً مذہبی تقاریب کو بھی لہو و لعب اور نمائش کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ منجملہ ان بدعات کے عیسائی اقوام کی تتبع میں عیدین کے مبارک موقعوں پر ایک دوسرے کو بیش قیمت عید کارڈ بھجوانا بھی شامل ہے۔

جہاں تک غیر اقوام کی اچھی باتوں کی تقلید کا تعلق ہے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمة الحکمة ضالة المؤمن فحيث ما وجدها فهو احق بها (ترمذی) کا ارشاد فرما کر اُمت کو اس کی واضح رنگ میں ترغیب دی ہے۔ لیکن جہاں تک غیروں کی اندھا دھند تقلید اور نقل کرنے کا تعلق ہے آپ نے مسلمانوں کو اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ہے کہ من تشبه بقوم فهو منهم (ابو داؤد) کہ جو شخص اپنی ملت اور قوم کا طریق چھوڑ کر کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی قوم میں سے سمجھا جائے گا۔ اس لطیف اور مختصر سی حدیث کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے کہ وہ کبھی کسی دوسری قوم کے طریق و تمدن کے نقال نہ بنیں کہ یہ چیز قوم کی اخلاقی، روحانی اور اقتصادی حالت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی جماعت کو اندھا دھند تقلید کی اس لعنت سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱-۲۲)

پس عیدین کے موقع پر عیسائیوں کے مذہبی تہوار کرسمس کی تقلید میں ایک دوسرے کو عید کارڈ بھجوانا بھی کوئی تحفہ یا تبرک کی نشانی نہیں۔ بلکہ کلیتاً اسراف اور بدعت میں داخل ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ ادھیڑ عمر حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں .... کیونکہ یہ فضول خرچی ہے۔ اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس تاکیدی ارشاد کی روشنی میں افرادِ جماعت کا اپنی اپنی جگہ یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس بُرے دستور کو اختیار کرنے والوں کو حسنِ اخلاق سے سمجھائیں اور انہیں بتائیں کہ وہ اس فضول رسم پر روپیہ خرچ کرنے کی بجائے اشاعتِ اسلام کی مد میں چندہ دے کر اپنی عاقبت سنواریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اس اہم ذمہ داری کو بطریقِ احسن نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

— خورشید احمد انور

بقیہ اخبار احمدیہ

بعد ازاں ۲۰ تا ۲۳ رمضان کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد سورۃ الرحمٰن تا آخر قرآن مجید درس دیں گے۔

درس القرآن کے ساتھ دونوں مرکزی مساجد میں بعد نماز فجر درس الحدیث کا بھی باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۱ تا ۲۰ رمضان مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احبابِ جماعت کو رمضان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور سبحانہ تعالیٰ

نجد کے صحرا میں کوئی قیس کیوں مفتوں نہیں — جلوہ گر لیلا تو ہے لیکن کوئی مجنوں نہیں
ذرے ذرے میں عیاں ہیں تیری قدرت کے نشاں — کیسے کہہ سکتے ہیں واضح خوب یہ مضموں نہیں
تیرے پیاروں کے سوا دنیا میں اب کوئی بھی دل — نورِ فطرت کی محبت سے کہیں مشحون نہیں
سحرِ انگریز نے فاطر کر دیا انسان کو — کوئی دارو بھی موافق ہے نہ ہی افسوں نہیں
ہے کوئی جو صدقِ دل سے کہہ سکے یہ باوثوق — نوعِ انساں مغربی تہذیب کی ممنون نہیں
بھیڑیا کی غار ہے اور سانپ بچھو کی ہے بل — اور طائر کو نسلے میں کیا بسرا مامون نہیں

ابنِ آدم کے لئے رُوئے زمیں پر ہے خدا!
سر چھپانے کو مگر کوئی جگہ موزوں نہیں[1]

آ گئی اہلِ وفا پر اب وہی سی کیفیت — صورتِ کہف میں جس کا ذکر مکنوں نہیں
"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید" — نورِ فطرت کیسے کہیں کیا دلِ محزوں نہیں
آ گئی ہے پھر جہاں میں اک نئی روحِ شریر — غیر ممکن ہے کہ کوئی کہہ دے وہ ملعون نہیں
ہم سبھی جانتے ہیں شیطانوں کے سب ظلم و ستم — لب پہ گو شکوہ نہیں لیکن کیا محزوں نہیں
ابتدائے آفرینش سے یہی دستور ہے — مسئلہ کچھ نیا نہیں ہے ہاں یہ قانوں نہیں
جان و دل قربان تیرے نام میں ہاں اغماض بھی — اس قدر تو ہیں فطرت پر مگر مسنون نہیں

بعثتِ مہدی کا مژدہ کہہ کلامِ پاک میں
اقتراب الساعۃ کی آیات سے مقرون نہیں

آ گئے ہیں مہدیٔ موعود اپنے وقت پر — بات یہ یونہی نہیں ہم ہیں مطعون نہیں
خانیار ہی میں مسیحا بن کشمیر کے — کون کہتا ہے مسیح ناصری مدفون نہیں
خاتمِ بہتر رسالت صاحبِ لولاک ہیں — اولیں و آخریں کیا آپ کے ممنون نہیں
ساقیٔ کوثر کے اسوہ پر ہی ہے راہِ فلاح — آپ کا عاشق بلاشک خائب و مغبون نہیں
امن کا ضامن ہے دنیا میں خلافت کا نظام — دین کی قدر یہاں ورنہ کم و محصوں نہیں
فتح و نصرت غلبہ کا نزدیک تر اب وقت ہے — اہلِ تقویٰ کے لئے کیا جنت میں مخزوں نہیں

رحمۃٌ للعالمین کا نور غالب آئے گا
امنِ عالم کا علَم پھر شان سے لہرائے گا
بات سچی ہے کوئی مشکوک یا مظنوں نہیں

محتاجِ دُعا: عبد الرحیم راٹھور

[1] متّی کی انجیل (۸:۲۰)

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے بیسویں (۲۰ ویں) جلسہ سالانہ سے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

بصیرت افروز افتتاحی خطاب

فرمودہ ۵ شہادت (اپریل) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء بمقام اسلام آباد لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ شہادت (اپریل) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء کو بمقام "اسلام آباد" (لندن) جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں جلسہ سالانہ سے جو پُر درد افتتاحی خطاب فرمایا اُسے کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۝

(البقرۃ: ۱۵۴ تا ۱۵۸)

اور پھر فرمایا:-

تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا ہے۔ یہی مہینہ تھا اس مہینے کے آخری ایام میں مجھے پاکستان چھوڑ کر انگلستان آنا پڑا اور چونکہ ایک دورے کا پروگرام پہلے ہی سے بنا ہوا تھا اس لئے اسی پروگرام کے مطابق ایک چھوٹا سا قافلہ میرے ساتھ آیا اور

ایک عجیب بے سروسامانی کی سی حالت

تھی۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ، وقف جدید انجمن احمدیہ اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ یہ تمام انجمنیں جو خلیفۂ وقت کی ہمیشہ ہر حال میں ممد و معاون و مددگار رہتی ہیں اور تمام عملہ جو ان انجمنوں سے وابستہ ہے یہ سب کچھ پاکستان ہی اس حالت میں چھوڑ کے کہ اتفاق سے ان کا ایک بھی نمائندہ میرے ساتھ نہیں آ سکا تھا۔ ایک چوہدری حمید نصر اللہ صاحب، ایک وسیم احمد خان صاحب اور میرے ساتھ چند ایک کے علاوہ میری بیگم تھیں اور دو بچیاں تھیں لیکن اس کے باوجود مجھے قطعاً کسی قسم کا کوئی بے بسی کا احساس پیدا نہیں ہوا باوجود اس کے کہ بہت بڑی یہ بات تھی کہ یہ کہنا تھی کہ تمام

دنیا کے بوجھ تو اسی طرح سر پر ہیں لیکن وہ بوجھ اُٹھانے والے خدا کے نام پر مرکز میں اکٹھے ہو کر وہیں کے ہو گئے تھے وہ تمام کے تمام میرے ساتھی پیچھے رہ گئے اس کے باوجود ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے بے کسی اور بے بسی کا احساس نہیں ہوا کیونکہ

میں یہ جانتا تھا اور آج بھی جانتا ہوں

اور پہلے سے زیادہ یقین اور تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ میرا خدا میرے ساتھ تھا اور ساتھ ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ میرا خدا آپ کے ساتھ ہے، آپ کے ساتھ تھا اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ یہ یقین، اور یہ زادِ راہ تھا جسے لے کر میں چلا جسے لے کے یہاں پہنچا اور یہاں پہنچنے کے بعد میں نے تمام جماعت کو اکٹھا کیا اور ان کے سامنے وہ پہلا خطاب کیا جس میں مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی دعوت دی اور میں آج آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ اس دعوت کا ایک ایسا عمدہ جواب انگلستان کے احمدی احباب نے دیا کہ وہ ہمیشہ میرے دل پر نقش رہے گا اور ہمیشہ تاریخ عزت اور احترام اور محبت سے ان کو یاد کرے گی ہر طرف سے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کی آوازیں اُٹھنے لگیں اور پھر یہ آوازیں باہر سے سنائی دینے لگیں۔ یورپ سے بھی باہر سے اور امریکہ سے بھی باہر سے اور دنیا کے کونے کونے سے زمین کے وہ تمام کنارے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا تھا بلند آواز سے پکارنے لگے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ، نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ عورتوں کیا اور مرد کیا، بوڑھے کیا اور بچے کیا، وہ ایک عجیب زمانہ تھا۔ اس طرح وارفتگی کے ساتھ، اس طرح فدائیت کے ساتھ مجھے پیغام ملنے شروع ہوئے کہ ہر پیغام کے ساتھ میری زندگی پہ ایک زلزلہ طاری ہو جاتا تھا۔ اپنے بچے پیش کئے، اپنی مائیں پیش کیں، بچوں نے اپنی جائیدادیں، اپنے اموال اپنی عزتیں سب کچھ احمدیت کی خاطر میرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور جن کو توفیق ملی انہوں نے اس عہد کو نبھایا اور ایک بھی پیچھے نہیں ہٹا۔ یہ عہد کئے کہ آپ جس خدمت کے لئے جب چاہیں گے جو کہیں گے ہر وقت حاضر ہے تو

کائنات کا خدا میرے ساتھ تھا

کائنات کا خدا ہمارے ساتھ تھا، آپ کے ساتھ تھا اور یہ اس کی نشانی تھی، اسی کی تقدیر تھی جو جاری ہوئی اور وہ جو اس خدا کے تعلق والے تھے وہ اس کی خاطر سب میرے اردگرد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ کچھ کو خدمتوں کی توفیق ملی اور انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کیا کچھ منتظر تھے اور آج بھی منتظر ہیں لیکن میں آج یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ساری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک بدن کی طرح، ایک جان کی طرح، ایک جسم کی طرح قدم بقدم تھی اور آج بھی قدم بقدم ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ اور وہ سارے طاقتیں جو انتشار پھیلانا چاہتی تھیں جو جماعت کو منتشر کرنا چاہتی تھیں وہ آپ انتشار کا شکار ہو گئیں وہ آپ منتشر ہوئیں ان کے اپنے گروں میں پھوٹیں پڑ گئیں اور دال بٹنے لگی۔ بڑے بڑے عجیب نظارے ہم نے اس کیفیت کے

اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو (ازالہ اوہام)

فون: ۲۷۰۳۴۱

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررز ۳۳ چھتا بازار اسرائی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ گرام: GLOBEXPORT

دیکھئے الحمدللہ کہ دن بدن خدا تعالیٰ ہمارے حوصلے بڑھاتا رہا اور ہماری اُمیدوں کو سربلند فرماتا رہا۔ یہ ایک عجیب داستان ہے جو میں آج آپ کو سنانے لگا ہوں۔

سب سے پہلے تو مجھے انگلستان پہنچ کر اپنا

ڈاک کا دفتر

بنانا تھا اور آپ جانتے ہیں یا آپ میں سے اکثر جانتے ہیں کہ اس کثرت کے ساتھ ڈاک ربوہ میں ہوتی ہے [illegible] کہ پاکستان میں تو ساٹھ سو تقریباً [illegible] روزانہ اور ان میں ایسے ایسے خطوط ہوتے تھے جن کے تفصیلی جواب دینے پڑتے تھے کثرت سے ایسے ہوتے تھے جو میں غور سے خود پڑھا کرتا تھا اور کافی [illegible] سے کام لینا پڑتا تھا۔ اور اس کے علاوہ [illegible] پرائیویٹ سیکرٹری کا [illegible] اور [illegible] کے دوسرے کارکنان بھی میرے ساتھ تھے اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا یہ عملہ اور حفاظت کے کارکنان جو ساتھ تھے [illegible] کا عملہ تھا تو مجھے سب سے پہلے یہ فکر ہوئی [illegible] کہ یہاں ایک دفتر قائم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] اختصار پر مشتمل تھا۔ اور آج بھی اسی طرح چل رہا ہے [illegible] مبلغین [illegible] ہم نے بیچ میں شامل کر لئے اور اس وقت جو [illegible] مبلغین ہیں آٹھ رضاکار مرد، چھ رضاکار خواتین ہیں [illegible] علاوہ آنے جانے والے بعض [illegible] رضاکار ہیں جن کو جب توفیق ملتی ہے [illegible] شامل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نہایت عمدگی کے ساتھ [illegible] سارا بوجھ اٹھایا اور [illegible] مجھے یہ احساس ہونے نہیں دیا کہ [illegible] کوئی کمی واقع ہوئی ہے اگرچہ خطوط کی تعداد یہاں [illegible] پاکستان کی زیادہ تر ڈاک تو پاکستان [illegible] لیکن اس کا [illegible] یہ کیا کہ دفتر مرکزیہ جو دفتر ڈاک پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر [illegible] وہ بھی جاری رہا اور جو خطوط ان تک پہنچتے تھے وہ اس کا خلاصہ بنا کر ہم تک بھیج دیتے تھے۔ بہرحال یہاں [illegible] لیکن جب پاکستان کی ڈاک آجاتی تھی اور وہ بھی وقتاً فوقتاً آتی رہتی تھی۔ تو ایک دن میں بارہ سو، بعض دفعہ پندرہ سو سے بھی زائد خطوط آجاتے تھے۔ اس میں جو عملے نے [illegible] حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ کیا ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے [illegible] لگن اور وارفتگی سے بعض لوگوں نے ہر وقت حاضری دی ہے [illegible] مجھے جو ڈر لگتا تھا کہ نڈھال ہو کے گر جائیں گے تب ہمیں پتہ لگے گا کہ [illegible] طاقت باقی نہیں رہی تھی۔ بعضوں کو دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ طاقت سے بڑھ کر یہ بوجھ اٹھا چکے ہیں اپنے لئے لیکن [illegible] تک نہ کی اور بشاشت کے ساتھ دیکھتے تھے، خوش ہوتے تھے [illegible] خط لکھتے [illegible] کہ آپ نے [illegible] یہ توفیق عطا فرمائی اور ہم تو [illegible] زندگی [illegible] کا لطف ہوتا کیا ہے۔

تفصیل سے اس وقت ان کے ناموں کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں لیکن پھر انشاء اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احمدیت کی تاریخ کا ایسا حصہ ہے کہ جتنے کارکنان طوعی طور پر آگے آئے ان سب کے نام اور ان کی خدمت کے واقعات محفوظ کئے جائیں۔

دوسرا فوری کام بہت اہم یہ تھا کہ

پبلیکیشن سیل

قائم کیا جائے اور پبلیکیشن سیل کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ تمام پاکستان میں، تمام دنیا میں جہاں تک بھی حکومت پاکستان کے بازو پہنچتے تھے انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف [illegible] گندہ اور زہریلا پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا اور جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے یعنی پاکستان سے باہر کے ممالک تھے ان کی حکومت سے [illegible] کو ان کے اصحاب الرائے لوگوں کو اس کثرت کے ساتھ ہر مختلف زبانوں میں یہ لٹریچر ترجمہ کروا کے بھجوایا گیا کہ تمام دنیا کی فضا کو گویا انہوں نے احمدیت کے خلاف زہر آلود کر دیا۔ چنانچہ لازم تھا کہ فوری طور پر ان کا توڑ کیا جائے اور تمام دنیا کے احمدیوں کو حالات سے باخبر رکھا جائے اور اخبارات سے رابطہ اور تمام دنیا کے سیاستدانوں اور ذی شعور لوگوں سے رابطہ اور ہر وقت سب کو [illegible] رکھا کرنا، پاکستان میں کیا ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے؟ [illegible] حالات۔ یہ آباد کرنا بہت بڑا کام تھا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کام کے لئے بھی بہت سے مخلص واقفین آگے آئے اور نہایت عمدگی کے ساتھ ان ساری ذمہ داریوں کو انہوں نے نبھایا بعض ایسے تھے جو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ ہر وقت جماعت ہی کے تھے لیکن [illegible] آنے جانے والے ان میں سے بھی بہت سوں کے اوقات صبح [illegible] بجے سے رات گیارہ بجے تک ہوتے تھے اور یہ کام ابھی تک جاری ہے اسی طرح۔ اس میں بوڑھے بچے، جوان سارے شامل ہیں، مستورات بھی خدمت کر رہی ہیں ان کے کام کی تفصیل کے ذکر کا موقعہ تو نہیں ہے۔ میں خلاصۃً بعض اعداد آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

دنیا بھر کے ۱۱۵ اخبارات اور رسائل کو انہوں نے ۲۱۱۸ خطوط لکھے ۲۲ پریس ریلیز جاری کئے اور ۳۸ مضامین شائع کروائے دنیا بھر کی ۵۰۸ جماعتوں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا اور تمام اطلاعیں جو پاکستان سے موصول ہوتی تھیں ہر قسم کی۔ بلاتاخیر جماعتوں کو پہنچانے کی کوشش کی ہے مجھ سے ہدایات لیتے تھے اور ان ہدایات کے مطابق جماعتوں کی نگرانی کرتے تھے مختلف دنیا کے ادارے جو کسی نہ کسی رنگ میں ان حالات سے تعلق رکھ سکتے تھے ان کو ۶۷۰ خطوط لکھے اور عالمی نوعیت کے مشہور اخبارات جن کا ایک وقار ہے عالم میں ایسے اخبارات کو ۲۸۱ خطوط لکھے اور جہاں تک جماعت احمدیہ کے تذکرے کا تعلق ہے آپ اندازہ کریں کہ کس حد تک اس سیل نے کامیابی سے کام کیا ہے اور گو مخالف بھی پورا زور لگا رہا تھا ہمارے پاس تو وسائل نہیں تھے۔ ہمارے پاس تو اس کا سوواں حصہ بھی وسائل نہیں تھے دنیا کے لحاظ سے مگر جماعت احمدیہ نے بھی اپنی بھرپور کوشش کی ہے۔ [illegible] کے ساتھ جو تراشے ریکارڈ کئے گئے ہیں اس وقت تک دنیا کے مختلف اخبارات میں جن میں پاکستان کی طرف سے ناموافق اور جماعت احمدیہ کی طرف سے موافق رائے کا اظہار ہوا ہے ان کی تعداد دس ہزار ہے۔ اتنا شور پڑا ہے دنیا میں

اتنا نام پھیلا ہے جماعت احمدیہ کا

اور عزت کے ساتھ نام پھیلا ہے جتنا ان کا گند تھا اس کا سارا اثر زائل ہو گیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کا نام بڑی ہی عزت

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
اقبال احمد اینڈ برادران جے۔ این روڈ [illegible]
No 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. Road BANGLORE-560002
Phone - 228666

کے ساتھ دُنیا میں قائم ہوا ہے اور وہ سارے لوگ جو ان کے زہریلے پروپیگنڈے
سے متاثر تھے دیکھتے دیکھتے انہوں نے رنگ بدلے جب اُن تک حالات
پہنچے تو کایا پلٹ گئی ان کی ایسے لوگ بھی تھے جو حکومتی تعلقات کی وجہ سے
مجبور تھے پاکستان کے ساتھ ہاں میں ہاں ملانے پر یا کچھ مدد کرنے پر اُن
کو جب حالات پتا چل گئے تو بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے کہا
اب ہم ہاں میں ہاں ملانے کے قابل تو نہیں رہے لیکن ہم احتجاج بھی نہیں
کر سکتے چنانچہ ہم نے ان سے کہا کہ ہم آپ کے احتجاج کے خواہاں نہیں
ہم تو صرف حقیقت بتانا چاہتے ہیں آپ کو اور یہ اصولی ہدایت تمام جماعتوں
کو چھپا کے بھجوائی کہ آپ نے کسی دُنیا والے سے خیر کی بھیک نہیں
مانگنی۔ ہم نہ اس کے محتاج ہیں نہ ہماری عزت اور وقار اس بات کی اجازت
دیتے ہیں کہ خواہ جو بھی ہوں تو غیر کے سامنے ہاتھ پھیلائیں نہ ہمارا ایمان
یہ گوارا کر سکتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی طرف مدد کے لئے دیکھیں
اور توقع رکھیں مدد کی۔ چنانچہ میرے آنے سے پہلے یا آنے کے بعد شروع میں
ہی بعض جماعتیں اور بعض افراد غلطی سے مدد کے لئے پکار رہے تھے
اخباروں کو لکھ رہے تھے بالکل رُخ پلٹ دیا ہم نے اس پروپیگنڈے
کا ہم نے ان کو بتایا کہ ہم تمہاری مدد کے محتاج نہیں۔ ہاں ہم تمہیں
یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس کی مدد کے ہم محتاج ہیں وہ ہمارے ساتھ
ہے آج نہیں تو کل تم ضرور دیکھو گے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اس لئے
تمہاری بقا کا تقاضا۔ تمہارے اپنے مفادات اس بات سے وابستہ ہیں
کہ حق کی بات کو حق کے طور پر تسلیم کرو ورنہ تم محروم رہ جاؤ گے اور ہم
تمہاری راہنمائی کر سکتے ہیں تمہیں حالات کا علم نہیں ہے۔ تمہیں یہ پتہ
نہیں کہ دنیا میں اس کے کیا بد اثرات مترتب ہوں گے تمہیں پتہ
نہیں کہ دنیا میں اس کے کیا بد اثرات مترتب ہوں گے تمہیں پتہ
نہیں کہ ہم کون ہیں جن پر ہاتھ ڈالا تھا خدا کی غیرت پھر ایک دفعہ
بھڑکے برابر ہو گیا ہے یہ وہ باتیں تھیں جو ہم نے ان تک پہنچائیں اور

پھر وہ پروپیگنڈے کا بالکل رُخ بدل دیا

پھر یہ بھی بتایا اور یہ سارا کام ان انصار اللہ نے کیا ہے انصار (ی)
اللہ نے کیا ہے۔ ان کو یہ بھی بتایا کہ پاکستان تو ایک مظلوم ملک
ہے ہم نہ پاکستان کے مخالف ہیں نہ پاکستان کے خلاف کچھ چاہتے
ہیں تم سے پیار کرتے ہیں بعض لوگوں نے خود پیشکش کی پاکستان کے
ہم دشمن بھی ہیں اور دشمن بھی ہیں تو بڑی سختی سے احمدیوں نے اس
کو رد کیا انہوں نے کہا کہ ایک لمحے کے لئے بھی تم یہ نہ سمجھو کہ ہم پاکستانی
نہیں ہیں تو پاکستان کے خلاف ہو جائیں گے باوجود اس کے کہ ہماری
وفاداریاں قانوناً اور طبعاً اس ملک کے ساتھ نہیں ہونی چاہئیں جو
ہماری جماعت پر ظلم کر رہا ہے لیکن ہماری جماعت کی ہدایت یہ ہے
کہ ہمارا مرکز وہاں ہے ہماری ایک بڑی تعداد وہاں ہے وہاں کا
نمک کھایا ہے ہم نے۔ وہاں کے بیٹے باہر نکل کر تمہاری خاطر خرچ
ہوئے ہیں وہاں کے واقفین زندگی نے اپنا خون کھلایا ہے تمہاری خاطر
تمہاری خاطر وہ روتے رہے دعائیں کرتے رہے دعائیں دیتے رہے
اور تمہیں اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے تو جو ہماری دعائیں ہیں وہ
تمہارے لئے بھی دعائیں ہیں جو ہماری وابستگیاں ہیں وہ تمہاری
بھی وابستگیاں بن چکی ہیں اس لئے دیانت کا انسانیت کا تقاضا یہ ہے
کہ اس ملک کے خلاف کوئی پروپیگنڈہ نہیں کرنا۔ یہ ملک تو خود مظلوم
ہے لیکن وہ ظالم جو قابض ہیں اس ملک پر جو باقی سارے مسلمان بھائیوں
پر اور پاکستانی دوسروں پر بھی ظلم کر رہے ہیں ان کے متعلق بتاؤ کہ
یہ لوگ ظالم ہیں انہوں نے ظلم کیا ہے ان کے ہاتھ روکنے چاہئیں ظلم
سے ویسے تو نہیں روک سکتے مگر حق کو حق تو تسلیم کرو۔ کہو کہ ہاں یہ
ظالم ہیں اس سے زیادہ ہم نہیں چاہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل
کے ساتھ اس کا بھی بہت نیک اثر ہوا ہے اور بہت سے پاکستانی
بھائی جو شروع میں اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ یہ گویا کہ
احمدیت بمقابل پاکستان تحریک چل رہی ہے وہ سمجھ گئے اور کئی جگہ احمدیوں کے
ساتھ شامل ہو گئے ہیں اور بڑی مدد کی ہے اور بڑی شرافت کا نمونہ
دکھایا ہے اگر یہ سارے پاکستانی جو غیر ملکوں میں بستے ہیں اگر یہ
حکومتِ پاکستان کے ظلم میں شریک ہو جاتے تو آپ کی کوشش
کا سوواں حصہ بھی نہیں نکل سکتا تھا نتیجہ۔ یہ خدا نے بڑا فضل
فرمایا اور یہ وقت پہ سمجھے اور ان کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہوئیں
اور چونکہ آزاد ملکوں میں رہتے تھے ان کے دماغوں نے بھی آزادی
سے سوچا۔
اس کے علاوہ

ایک ہنگامی کمیٹی

مجھے قائم کرنی پڑی جو اس سے زیادہ اوپر کے درجے سے تعلق رکھتی
تھی اور وہ اصولی باتیں اور ایسے امور جن کا پالیسی سے تعلق ہوتا ہے
ان میں میری مشیر بھی تھیں اور مجھ سے ہدایت لے کر باہر آگے پہنچاتی
تھیں۔ یہ کمیٹی جو ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی ہم کہہ سکتے ہیں تنفیذ کے
سر باقی سارے نظارت امور عامہ والے کام سر انجام دے رہی تھیں
یہاں اور بہت عمدہ انہوں نے کام کیا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ
اور ان کے بھی جو ممبران تھے وہ ہمہ وقت حاضر تھے انہوں نے مجھے
صاف کہہ دیا تھا کہ نوکریاں ہماری ہیں لیکن ہم اسی طرح وقت گزار
رہے ہیں کہ جب چاہیں ایک لمحے کے نوٹس کے بغیر بھی نوکریوں کو پس
پشت پھینک کر ہم حاضر ہو جائیں گے۔ جس وقت چاہیں بلا لیں۔
ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر ہم حاضر ہوں گے چنانچہ ایسے ہی ہوتا رہا۔ کبھی
میں نے ان کو رات کو تکلیف دی کبھی دن کو تکلیف دی کبھی دفتروں
سے بلایا لیکن کسی کی پیشانی پر کوئی بل نہیں آیا اور خدا تعالیٰ
کے فضل کے ساتھ بڑی محنت اور سمجھ اور فہم کے ساتھ اپنے فرائض
کو سر انجام دیا۔
تیسرا اہم شعبہ جس کو فوری طور پر قائم کرنا پڑا وہ

شعبہ سمعی اور بصری

تھا کیونکہ تحریری طور پر باتیں بعض دفعہ وہ اثر نہیں کرتیں جو اپنی
آواز میں پہنچیں یا خلیفۂ وقت کی آواز میں پہنچیں تو ویسا اثر کر
سکتی ہیں اور دوسرے آواز میں بات پہنچنے کا فائدہ یہ ہے کہ
بہت سے لاعلم جو پڑھ نہیں سکتے ان تک بھی بات پہنچ جاتی ہے
پھر بعض ملکوں میں مشکلات بھی بہت تھیں اگر ہم شائع کرواتے
تیسرے چکر میں پڑے رہتے تو ایک تو وقت کا بہت ضیاع ہوتا
اور دوسرے بہت سے لوگ محروم رہ جاتے وہ کیفیت ہی پیدا
نہیں ہو سکتی تحریر میں۔ وقت بھی بہت لگتا ہے جو بعض ملکوں
میں تحریر منتقل ہونی تھی ہمیں پتہ تھا چنانچہ شعبہ سمعی اور بصری بھی
اسی طرح کلیۃً رضاکارانہ خدمت گاروں کے اکٹھے ہونے پر قائم کیا گیا
اور ان سب نے بہت بڑی محنت کی ہے بہت کام کیا ہے آپ
اندازہ لگائیں اعداد و شمار سے کہ وقت جو اس شعبہ کے تحت

ارشادِ نبوی ﷺ
اَدُّوا زَکٰوۃَ کُم
(ترجمہ)
تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو
محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

فلمیں تیار کی گئی ہیں کیسٹیں تیار کی گئی ہیں۔ ویڈیو فلمز تیار کی گئی ہیں مجالس سوال و جواب کی ۲۷۰ گھنٹے کی کیسٹیں اور ویڈیو فلمیں تیار کی گئی ہیں اور ۲۷۰ گھنٹے کا مطلب یہ ہے کم و بیش اڑھائی سو دن اور وہ بھی تو بڑا لمبا عرصہ جو میں شامل نہیں ہوا تھا۔ مجالس ہیں اس کے سوا تقریباً روزانہ کا یہ کام تھا اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنا کام کرتے تھے دنیا میں اللہ کے بہت سے دھندے تھے بعضوں کی دکانیں تھیں کوئی ٹیکسی ڈرائیور تھا، کوئی اور کام کر رہا تھا اور کام سے فارغ ہوتے ہی یہاں پہنچ جایا کرتے تھے اور بعض دفعہ ساری ساری رات ان کو جاگنا پڑتا تھا کیونکہ پھر ریڈینگ کرنی پڑتی تھی ہر ریکارڈ کو ۸۵ ملکوں میں بھجوانا پڑتا تھا۔ بسا اوقات یہ ہوا ہے کہ یہ آتے ہیں ریکارڈ کیا ہے اور پھر ساری رات بیٹھے رہتے ہیں جب تک انہوں نے بھیج نہ دیں جماعتوں کے نام پر پوسٹ نہیں کر دیں ویڈیو یا کیسٹیں بھیج دیں تھیں زیادہ اس وقت تک انہوں نے آرام نہیں کیا اور پھر آرام کا وقت ہی نہیں رہتا تھا پھر سیدھا اپنے کاموں میں چلے جایا کرتے تھے۔ یہ آج بھی یہ ہو رہا ہے خطبات ۲۷ گھنٹے کے انہوں نے ریکارڈ کئے اور تقسیم کئے دیگر خطابات اور جلسے اور درس ۹۹ گھنٹے کے انہوں نے ریکارڈ کئے اور تقسیم کئے اور دورہ یورپ جو کیا تھا اس میں ۶۰ گھنٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ریکارڈنگ کی اور پھر اس کو تقسیم کیا۔

آج جو

جلسہ سالانہ کا انتظام

ہے یہ بھی تو اس طرح انتظام کے تابع ہو رہا ہے اور گزشتہ بیس بیس دن سے کم سے کم دیکھتے تو کئی مہینوں سے یہاں یہ اس کام میں ملوث ہیں اور منصوبے بنا رہے ہیں لیکن گزشتہ بیس دن سے تو حالت یہ ہے کہ بعض دفعہ مجھے ڈر ہوتا تھا کہ کام میں بے ہوش ہو کر نہ گر جائیں۔ خود انہوں نے پہاڑ کھودا ہے زیر زمین تاریں بچھائی ہیں پلیننگ کی ہے سامان حاصل کیا ہے یہ سارا انتظام نہایت عمدگی سے چلایا ہے ایک شعبہ بھی اس میں پروفیشنل سے انہوں نے خدمت نہیں لی کیونکہ خرچ ہوتا تھا اور از خود ساری ٹریننگ اور سارا کام ان نوجوانوں نے کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پھر اس میں ہمارے پرانے دوستوں کا گروپ، فرخ صاحب اور ان کے ساتھی بھی پہنچ گئے پاکستان سے اور انہوں نے یہ جو انٹرپریٹیشن کا انتظام ہے یہ بھی سنبھالا اور دوسری خدمات میں بھی ان کا ہاتھ بٹایا۔

شعبہ حفاظت

کے ساتھ وہاں ایک بڑا قلعہ تھا آپ جانتے ہیں اور یہاں تو میرے ساتھ صرف ایک مبارک ساہی صاحب آئے تھے یہ تنہا نام تھا جو میں سمجھتا تھا بھول گیا تو انہوں نے بھی اللہ کے فضل سے اکیلے ہی جتنا لمبا عرصہ ساری ذمہ داریوں کو اس رنگ میں نبھایا کہ تمام طوعی رضاکار ہمارے منتظم کرنے اُن سے کام لینا یہ ان کی ذمہ داری تھی اور یہ خود بھی طوعی رضاکار ہیں رضاکار کے طور پر آئے تھے اور مجھ کو دیکھا بھی نہیں پتہ بھی نہیں کیا نوکری کا کیا بنا کیا جا کے کروں گا کچھ انتظام کیا ہے تو جماعت نے اپنے طور پر کیا ہے کسی ایک لفظ کا سوال ہی نہیں تھا یہ کیفیت تھی ساری جماعت کی اور یہی کیفیت ہے خدا کے فضل کے ساتھ اور یہاں کی جماعت نے جس حیرت انگیز طور پر اس ذمہ داری کو نبھایا ہے ساری دنیا کی جماعتوں کا فرض ہے کہ ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں ان سارے کارکنان کو اور ان لوگوں کو جن میں بڑے بھی تھے۔ شدید سردیوں میں جب کہ درجہ حرارت منفی میں بھی تک پہنچ جاتا رہا ہے یہ لوگ کھڑے رہتے

ہیں ڈیوٹیوں پر اور بالکل پرواہ نہیں کی بعض دوستوں کو میں دیکھتا تھا میں حیران ہوتا تھا اس عمر کے آدمی اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں ان کو میں سمجھاتا تھا روکتا تھا لیکن سوال ہے جو اس علاقے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں ہر دوسری چیز ہیں گیا ہے اس بارے میں میری بات نہیں سنتے تھے کہتے تھے ٹھیک ہے آپ جائے اور ہمیں لیکن یہ کام ہم نے نہیں چھوڑنا اور بچے چھوٹے چھوٹے برابر کھڑے ہیں اور پھر یہاں کے انگریز احمدیوں کے بچے بھی جیسے آجکل بھی کھڑے ہیں یہاں باہر بڑی نوائیت کے ساتھ یہ سارا کام کیا ہے اور جماعت کو محسوس بھی نہیں ہونے دیا ہے کہ ایک بہت بڑا عملہ جو مستقل طور پر اس کام پر مقرر تھا وہ اب نہیں ہے۔ ایک منٹ کے لئے بھی یہ احساس ہونے نہیں دیا۔ پھر مجالس سوال و جواب کے دوران خطبات کے دوران، جلسوں کے دوران مختلف مجھے ملاقاتیں کرنی پڑتی تھیں دنیا کے صاحب الرائے لوگوں سے ان کی ملاقاتوں کے دوران سفروں کے دوران یہ ساری خدمات خوشی طور پر مجلس انگستان کو ادا کرنے کی توفیق ملی ہے اور جب ہم سفر پر گئے تو یورپ والوں کو بھیج خدا تعالیٰ کے فضل سے حصہ ملا۔

شعبہ ضیافت

بھی ایک اہم شعبہ ہے جس کے بغیر جماعت احمدیہ مکمل نہیں ہوتی کیونکہ پانچ شاخیں جو خدمت اسلام اور خدمت خلق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمائیں ان میں ایک شاخ ضیافت کی بھی تھی اور آپ جانتے ہیں کہ جہاں خلیفۂ وقت ہو وہاں ہر طرف سے دنیا کے لوگ آتے ہیں اور یہاں بھی پہنچ رہے تھے دنیا کے کونے کونے سے ان کی سیرگاہ ہی انگلستان بن گئی تھی اور ان کا مقصد یہی تھا کہ جب موقعہ ملے جب چھٹی ملے انگلستان پہنچیں اور پھر روزانہ باہر سے آنے والے بھی آیا کرتے تھے اور دو دن تو خصوصیت کے ساتھ چھٹی کے دنوں میں کثرت سے اردگرد سے آتے چلے آتے تھے اور پھر مقامی طور پر لنڈن سے اور گریٹر لنڈن سے یعنی بڑے لنڈن سے جن دنوں میں روزانہ مجلس سوال و جواب ہوتی تھی اور بیشتر وقت جب سے میں آیا ہوں تقریباً چھ مہینے تو مسلسل روزانہ مغرب کے بعد ہم بیٹھتے رہتے ہیں جب تک کہ وقت ملا بیٹھے رہے تو یہ سارے دوست باہر سے آتے تھے اور ان کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ یہاں آئیں اور اس مجلس سوال و جواب کو سن کر پھر واپس جا کر کھانا کھا سکیں وقت۔ پس چنانچہ ان سب کے کھانے کا انتظام طبعی طور پر احمدی باورچیوں نے کیا احمدی بیروں نے کیا احمدی منتظمین نے کیا اور آپ حیران ہوں گے یہ کیفیات سن کر کہ بعض ان میں ڈاکٹرز بھی تھے کوئی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
جمشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۶۹۔۱۱۴۱)

انٹرنیشنل میں ملازم ہیں کوئی کسی اور عہدے پر ہیں کچھ لوگ ہیں جو ریٹائر ہو گئے تھے لیکن ان کو فرصت نہیں ملی ہوئی ہے اور قطعاً ایک لمحہ کے لئے بھی کمی نہیں آنے دی کام میں۔ میں نے بلکہ کہا کہ اتنا بوجھ تو آپ اُٹھا ہی نہیں سکتے ہمارے پاس تو بڑا جلسہ ہوتا تھا وہاں۔ باورچی تھے، کارکنان تھے۔ دیگیں دھونے والے، برتن مانجنے والے، مصالحے کاٹنے والے۔ بڑا کام ہے آپ لوگ تھک جائیں گے۔ میں جماعت کو کہہ دیتا ہوں کہ اپنی روٹی ساتھ لایا کرو کھانا۔ ہینڈ وچ وغیرہ کی عادت ہے یہاں مگر انہیں مانے انہوں نے کہا نہیں ہم یہ خدمت ضرور کریں گے چنانچہ کر رہے ہیں آج تک اور یہاں جو آج یہ مہمان ہیں یہ بھی انہی رضاکار باورچیوں کے مہمان ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگرخانے کی خدمت کو اپنے لئے نسبتاً بڑا اعزاز سمجھ رہے ہیں۔ ان سے آپ پوچھیں کہ جناب آپ ڈاکٹر ہیں تو ان کے چہرے پر کوئی تعجب نہیں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوگی کسی قسم کا فخر کا احساس نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر کیا دنیا میں ہر جگہ ہر موڑ پر ڈاکٹر مل جاتے ہیں لیکن آپ ان کو یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں آپ کھانا پکاتے ہیں پھر ان کا چہرہ تمتماتا ہوا دیکھیں۔ عجیب نظارے ہیں ایسے درویش آپ کو یہاں نظر آئیں گے کہ دنیا کی دوسری آنکھ پہچان بھی نہیں سکتی۔ دنیا والے جبّہ و دستار کی پرستش کرتے ہیں اکثر میں نے دیکھا ہے لمبی لہلہاتی ہوئی داڑھیوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سارا دین سارا تقویٰ ان میں بھرا پڑا ہے لیکن تقویٰ کسی اور چیز کا نام ہے تقویٰ کے بعد انسان کا نفس رہتا نہیں وہ خدا اور خدا والوں کا ہو کر رہ جاتا ہے انانیت اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتی ریاکاری سے اسے ایسی دشمنی ہوتی ہے اور ایسا بُعد ہوتا ہے کہ مشرق اور مغرب میں بھی ایسا بُعد نہیں پڑتا اپنے نفس کو مٹا کر وہ زندہ رہتے ہیں اور کبھی یہ کوشش نہیں کرتے کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ ہماری اس وجہ سے عزت کی جائے۔

چنانچہ یہ درویش جن کا میں ذکر کر رہا ہوں اور یہ لنگرخانے والے بھی ان کا یہی حال تھا بعض دفعہ مجھے تلاش کر کے دیکھنا پڑتا تھا کہ کون کیا کر رہا ہے اور ریلیز وٹ لینی پڑتی تھی اگر میں بیدار مغزی سے خود نہ ان کو تلاش کرتا تو یہ غائب تھے میری نظر سے۔ کچھ کام ہوتے ہیں جو سامنے آ جاتے ہیں لوگ۔ کچھ ہیں جو پس منظر میں رہ کر کام کر رہے ہوتے ہیں ایک دفعہ ان میں سے کسی ایک نے بھی اشارتاً مجھ پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی کہ جی ہم تو پس منظر والے ہیں ہمیں بھی یاد کرو۔ مجھے ڈھونڈنا پڑتا تھا۔ بس دنیا کی آنکھیں تو ظاہر کو دیکھتی ہیں جبہ و دستار کی عزت کرتی ہیں۔ مگر خدا کی قسم میری نگاہیں بڑی محبت اور پیار سے ان پر پڑا کرتی تھیں اور پڑتی رہیں گی۔ میرا دل ان کی محبت کے گیت ہی سنتا تھا اور آج بھی یوں ہی سن رہا ہے اور ہمیشہ سنتا رہے گا۔ ان کی یاد میرے دل کی محبت کو گرمایا کرے گی

عجیب خدا کے بندے ہیں

ان کی مثالیں نہیں ہیں دنیا میں یہ جماعت ہے جس کو وہ مٹانا چاہتے ہیں کیا کالونیسٹ کا فرض مٹا دیں گے، کیا انسانیت کے مقاصد کو ناکام کر دیں گے کیسے ممکن ہے کہ یہ خیال جو خدا تعالےٰ کی کائنات کے خیال کو مٹانے کی کوشش کرے اور خدا کا ہاتھ اس ہاتھ کو نہ کاٹ دے جو اسے مٹانے کی کوشش کر رہا ہو (نعرہ ہائے تکبیر اور نعروں کی گونج)

ایک ہمارا تبلیغی منصوبہ بھی تھا جس میں فوراً ساتھ بنانا پڑا اور اس کے بہت سے پہلو ہیں جن کا ذکر بعد میں کروں گا۔ لیکن انگلستان کی خدمت کرنے والوں میں جہاں تک مستورات کا تعلق ہے ان کے بعض خدمات کے پہلو بھی انشاء اللہ کل مستورات کے خطاب میں پیش کروں گا وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہماری بات ہی کوئی نہیں ہو رہی

تصنیف و تحقیق

کا جہاں تک تعلق ہے یہ ایک الگ کام جاری رہا ساتھ وہاں تو ہمارا ایک پورا شعبہ ہے اور بیسیوں علماء میسر ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ جن پر جب چاہو جو بوجھ ڈالو جو حوالے چاہئے نکلواؤ، جو تحقیق کروانی ہے کرواؤ۔ لیکن یہاں تو بہت تھوڑا عملہ تھا یعنی ایک ہی مبلغ جن کو میں زیادہ تر استعمال کرتا رہا ہوں اس کام کے لئے باقی سارے مصروف تھے مقامی ذمہ داریاں انگلستان کی ساری اس کے ساتھ پہلو چلتی رہی ہیں ان کا ان مرکزی انتظامات سے کوئی تعلق نہیں چنانچہ انفرادی طور پر یہاں میں نے لوگ چنے تلاش کئے جن کو علمی شوق اور ذوق ہے اور ان سے کام لئے اور میں بہت حیران ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں نے کبھی مجھے کسی قسم کی کمی کا احساس نہیں پیدا ہونے دیا چند مثالیں ان لوگوں کی خدمت کی میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ پھر میں موضوع بدلوں گا۔ بہت زیادہ مواد ہے آج تو پتہ نہیں اس وقت میں کچھ ختم بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن میں چھوڑ چھوڑ کر باتیں بتا رہا ہوں آپ کو۔

ایک سال میں ایک مخلص فدائی جماعت جو وقت کی روح کے ساتھ بالکل ہم آہنگ ہو۔ اس کے کاموں کو چند گھنٹے میں سمیٹا کیسے جا سکتا ہے ناممکن ہے لیکن نمونے بتانے ضروری ہیں ان یادوں کو زندہ رکھنا ضروری ہے تاریخ میں محفوظ کرنا ضروری ہے اور آپ جو شوق سے باہر سے آئے ہیں آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے یہاں کے لوگ ہیں جو میری فکروں میں گھل رہے تھے بیچارے کہ پتہ نہیں مجھ اکیلے کا کیا حال ہے آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ایک لمحہ بھی خدا نے مجھے اکیلا نہیں رہنے دیا محسوس ہی نہیں ہونے دیا ایسے دوست تھے جن کو ہم زبردستی رخصت دیا کرتے تھے تنخواہ پر آئے ہیں وہ دن رات بیٹھے ہوئے ہیں جانے کا نام ہی نہیں لیتے۔ چنانچہ ان کو زبردستی رخصت پر بھجوایا جاتا تھا تو وہ چلے جاتے تھے اور ان لوگوں میں ایک سیالکوٹ کے دوست بھی تھے۔ نوجوان جو وہاں سے آئے ہوئے تھے اپنے طور پر اور وہ آ کر یہیں لنگرخانے کے ہو کر رہ گئے اور مسلسل انہوں نے کئی ہی خدمت سرانجام دی

اور

جہاں تک دوسرے شعبوں کا تعلق ہے

ان میں بعض نام ہیں میں سمجھتا ہوں یہاں نہیں لئے جا سکتے وہ سے تو انشاء اللہ تعالےٰ بعد میں شائع ہو جائیں گے دوسرے شعبوں سے اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ اس شعبہ میں ایک ہمارے ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب ہیں اور منصور صاحب ہیں اور محمد حسین صاحب ہیں اسی طرح محمود احمد جو سیالکوٹ والے ہیں ان لوگوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے اور شعبہ سمعی بصری میں بھی عقیل میاں اور ایک حنیف الرحمٰن صاحب ہیں ان میں وہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور بھی ہیں سارے بہت سے میں اس لئے نام نہیں لے رہا کہ اگر شروع کر دیئے تو پھر یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ختم کہاں کرنا ہے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جن کے لئے گئے ہیں وہ بھی استغفار کریں گے کہ ہمارا نام کیوں لوگوں کے سامنے آیا اور جن کے نہیں لئے گئے وہ شاید مطمئن ہوں کہ اچھا ہے ہم چھپے رہے مگر خدا کی نظر سے تو وہ چھپے ہوئے نہیں ہماری نظر سے چھپنا تو بے معنی ہے۔ ہم تو کچھ بھی نہیں دے سکتے کسی کو بار، وہ خدا وہ کائنات کا مالک ذرا جو سب محسنین پر نظر رکھتا ہے محبت کی جو کسی ادنیٰ سی خدمت کو بھی ضائع نہیں کرتا میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ اس سے نہیں چھپے ہوئے اور وہ بڑے پیار اور محبت کی نگاہیں ان پر ڈالتا ہو گا ان سب کارکنان کی کیفیت تو یہ تھی کہ مجھے ان کے حالات دیکھ کر بعض دفعہ یہ شعر یاد آ جاتا تھا کہ ؂

تیرے کوچے اس بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا

در کو پکڑ کر بیٹھ گئے تھے جاتے نہیں تھے کبھی کہیں کہ جناب آپ کا

کام ختم ہو گیا اچھا تو اپنی تنخواہ کا کام مجھے یاد آگیا یا آئی لیٹ ... سامنے نہیں رکھے کاموں کے ... تھے یہاں ... ہوتے تھے تو ان کو پتہ نہیں لگتا تھا ایک دفعہ ایک ... ان کو مجھے زبردستی بھجوانا پڑا کہ وہ شدید بیمار ہیں اور نہایت خطرناک حالت ہے۔

اس وقت اس کی بیوی سے مجھے پتہ چلا کہ ہم نے تو اس کو جب سے یہ آئے ہیں دیکھا ہی نہیں رات کو اس وقت آتا ہے جب ہم سب سو چکے ہوتے ہیں صبح اس وقت چلا جاتا ہے جب ہم میں سے کوئی اٹھا نہیں ہوتا کچھ پتہ نہیں کہاں رہتا ہے خاوند بیماری کی اطلاع دینے کے لئے میرے پاس آئی کہ ہمارے میاں کو اطلاع تو کریں چنانچہ پھر مجھ کو ان کو رخصت دینی پڑی تھی۔

بعض تو ایسے ہی ریٹائرڈ آدمی جو مستقل خدمتیں یہاں دے رہے ہیں پہلے سے بھی کام کر رہے تھے اور اس دور میں بھی انہوں نے بہت بڑی عظیم الشان خدمات کی ہیں۔ مثلاً سید امتیاز احمد شاہ صاحب ہیں وقف زندگی رضاکار، ڈاکٹر محمد حسین صاحب تو کافی بوڑھے ہیں لیکن خدمت کا جذبہ اور عشق بہت ہے۔

اور

نوجوانوں کا یہ حال ہے

کہ آپ سوچیں ایک نوجوان کے متعلق میں آپ کو بتاؤں کہ رات بارہ بجے بیٹھے وہ کھانا کھا رہے تھے تو ایک ڈاکٹر دوست نے ان سے پوچھا کہ بھئی دیر ہو گئی آپ کھانا کھا رہے ہیں تو اس وقت باتوں باتوں میں ان کو یاد آیا کہ میں نے تو آج دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا ان کاموں میں مصروفیت اور انہماک ہے یہ دوپہر کا کھانا بھی بھول گئے تھے اگر وہ پوچھتے تو رات کے بارہ بجے بھی یاد نہیں آنا تھا کہ میں نے دوپہر کا بھی کھانا نہیں کھایا تھا

اس دور میں بعض نئے مخلصین دریافت ہوئے یعنی خدا تعالیٰ نے نمایاں اور جاری مشہور کرائے وہ لوگ جن کا سلسلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا وہ فدائی بن گئے اور ایسا کام کیا کہ ان کو جھکنا پڑا کہ واقعۃً وہ یہیں کے ہو رہے اور بعض دوست ایک یا دو نہیں خدا تعالیٰ نے بہت سے انصار یہاں ایسے عطا کئے ہیں جن کو احمدیت کی چاشنی کا پہلی دفعہ احساس ہوا ہے اور پھر ایسی لگی ہے کہ وہ منہ سے چھپ نہیں سکی۔

ہاں نقصانات کے متعلق میں جانتا ہوں بہت سے دوست ہیں ان کے کاروبار کو نقصان پہنچا اور بعض ترقیات رک گئیں اس وجہ سے کہ وہ کام نہیں کر سکتے زائد اوور ٹائم ملتا تھا یہ میں معین مثالیں آپ کو دے رہا ہوں کوئی اندازے نہیں بتا رہا اور یہاں اوور ٹائم کے لئے تو لوگ بہت کوشش کرتے ہیں نہ ملنے پر بڑی تحریکیں بھی چلتی ہیں اور ٹائم جو دیا کرتے تھے پہلے بالکل چھوڑ دیا پرواہ بھی نہیں کی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ایک صاحب ہیں وہ ایسا کام کرتے تھے دفتر میں کہ ان کو ایک دفعہ کسی نے مذاق میں کہا کہ میاں تم تو یہاں چپڑاسی لگے ہوئے ہو دفتر کے ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے انہوں نے کہا مجھے کیا طعنہ دیتے ہو۔ خدا کی قسم میں تو خاکروب لگوں تو اس پر بھی فخر کروں مجھ سے ادنیٰ سے ادنیٰ ذلیل سے ذلیل کام لیں مجھے موقعہ تو دیں خدمت کا۔

اور

دو نوجوانوں کا قصہ

سن لیجئے۔ بعض بوڑھے ہوتے ہیں ان کو بھی جب بیویاں فوت ہو جاتی ہیں شادیوں کا بڑا شوق ہوتا ہے آپ کے قافلے میں بھی آئے ہوئے ہیں بعض بوڑھے جوان جو مذاق میں مشہور ہیں لیکن یہاں کے نوجوانوں کا حال سنیئے کہ دو نوجوان ہیں ایک کے متعلق ان کے عزیزوں نے مجھ سے شکایت کی کہ شادی نہیں کرتے ... جو قریب نصیب ہوتا ہے ... اس سے محروم رہ جاتے ہیں ... ہیں محبت میں احمدیت کی فدائیت میں اور پھر خدا تعالیٰ ... کا عالم یہ ہے کہ وہ یہ فرض کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی ... مل رہے ہیں کہتے ہیں ہم تو چھوڑ ہی نہیں سکتے یہ جگہ اس لئے آپ چھوڑ دیں یہ خیال جب تک حضرت صاحب یہاں ہیں اس وقت ہم نے شادی نہیں کرنی ان کی تو خیر انشاء اللہ زبردستی کرائیں گے۔

اور یہ جو ہے ایک فائل میں سے چند باتیں سنائی ہیں یہ ساری فائلیں ہیں جو آپ کو دکھائی ہیں

اسلام آباد

جو یہاں لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کا ایک نشان ہے جن حالات میں اسلام آباد ہمیں ملا ہماری امیدوں ہماری کوششوں کے بالکل برخلاف اچانک یہ آیا ہے اور اس سے پہلے بڑی کوششیں کی گئیں اس سے ہفت دوگنی جگہیں حاصل کرنے کی کیونکہ یہاں جگہیں ملتی ہی نہیں ہیں۔ ملتی ہیں تو حقوق نہیں ملتے وہاں تعمیرات کے اس لئے ساری جماعت لگی ہوئی تھی دن رات کوشش کر رہی تھی۔ ہمارے انگریز احمدی بھی اور مقامی بھی لیکن جہاں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے ناکام ہو جاتے تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تقدیر رکھی تھی یاد کی کہ ہم یہاں ضرور پہنچیں گے اور پھر اچانک یہ جگہ نکلی ہے اور اچانک خدا تعالیٰ کے فضل سے حالات پیدا ہوئے اور ہمارا سودا بھی ہو گیا اور جس وقت آپ ہم یہاں پہنچے ہیں اس سے پہلے پہلے رقم بھی اکٹھی ہو چکی تھی خدا کے فضل سے ساتھ ساتھ یہاں بھی ... نے اور ... نے جو خدمت کی ہے آپ کے آنے سے پہلے آپ کو تکلیف تو شاید ہو گی جیسے اکثر ہوتا ہے انتظامی ... تو دوسری جگہ تکلیف ہوتی ہے اچھے ہوٹلوں میں بھی بعض دفعہ ہوتی ہے لیکن اس تکلیف کو آپ محسوس نہ کریں کیونکہ آپ سوچ نہیں سکتے کہ کیا تھی اور کیا بنا دی گئی ہے۔ بوڑھوں بچوں نے، ایسوں نے جو دل کے مریض تھے اور میں ان کے سپرد میں نے یہ کام کیا ہوا تھا اس وقت تک وہ کام کرتے رہے جب ڈاکٹروں نے زبردستی ہسپتال بھجوا دیا اور کہا کہ زندگی کا خطرہ ہے اگر اب تم نہیں آؤ گے تو مر جاؤ گے اور جوانوں نے خود اپنے خرچ پر بڑی بڑی دور سے آتے تھے۔ یہ معمولی کام نہیں ہے انگلستان میں اکٹھے ہونا یہاں تو شام کے لئے اکٹھے ہونا بھی ایک بہت بڑا کام ہے دوسری بستیوں سے دوسرے قصبات سے یہاں پہنچتے تھے اور خدمت کرتے تھے ۲۵۲۱ گھنٹے انہوں نے یہاں کام کیا ہے تب اسے رہائش کے قابل بنایا ہے اور مجھے یہ خطرہ تھا کہ یہاں کے جو صحت کے محکمے ہیں اور دوسرے محکمے ہیں جو جائزہ لیتے ہیں کہ کوئی جگہ انسانی رہائش کے قابل ہے یا نہیں ہے وہ اس کو پاس نہیں کریں گے وقت تھوڑا تھا اور یہاں کے معیار بہت سخت ہیں۔ چنانچہ ایک ٹیم آئی باقاعدہ اور انہوں نے اس کا معائنہ کیا تو حیران رہ گئے کہ یہ کیا ہوا ہے وہ کہنے لگے یہ کوئی جناتی کارروائی ہے یہ ہو کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب نے کہا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ مجھے پتہ نہیں ہے میں چھپ کر کھڑکی سے جھانک کر یہ ساری جگہ دیکھ گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ ناممکن ہے اس جگہ کو انسانی رہائش کے قابل بنایا جا سکے کئی سال سے بند بوسیدہ حالت میں پڑا ہوا ایک سکول جو چھوڑا بھی جا چکا تھا۔ گندگی سالہا سال سے بند فضا کی وجہ سے ایک مہک اور بہت بڑا حال تھا بیماری جگہ کا۔ تو اس نے کہا کہ میں تو تیاری کر کے آیا تھا کہ یہ اعتراض کروں گا یہ اعتراض کروں گا میں تو حیران رہ گیا ہوں مجھے بتاؤ یہ وہی جگہ ہے۔ پہچانا نہیں جاتا تھا اُن سے۔

جو کارکنان ہیں اُن کے اسماء اس کی ایک فہرست ہے میں انشاء اللہ

تعالیٰ ہماری جماعت کی یہ شائع کریں گے بہرحال پوری ایک سال کی جو تاریخ ہے ہماری بڑی خاص تاریخ ہے بڑے پیار سے یاد رکھنے کے لائق تاریخ ہے اتنے فضل خدا کے نازل ہوئے ہیں اس میں کہ آپ حیران ہو جائیں گے اس کا سارا ذکر تو نہیں لیکن میں تو صرف چند نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ اعجاز بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس میں چھپ جائیں گے

یہ تھیں

مالی قربانی میں برکت

کے لئے جو نئی تحریک کی تھی دو مراکز کے لئے ان میں سے ایک تھا جہاں یہ اسلام آباد ہے وہاں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جو قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ ایک بہت ہی عظیم الشان مظاہرہ ہے تھوڑے سے ہی عرصہ میں دوسرے تمام بوجھوں کے علاوہ بہت سے چندوں میں بھی جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حصہ لے رہی ہے بعض مقامی کاموں میں بھی چندوں کے علاوہ حصہ لیتی ہے۔ امریکہ مشن ہے مثلاً وہاں کے کام تھے جماعتی بہت سے اور مختلف جماعتوں کے سپرد میں نے کام کئے ہوئے ہیں جو عام چندوں کے علاوہ ان پر بوجھ ہیں جن کو میں جانتا ہوں لیکن اس کے باوجود تھوڑے ہی عرصہ میں ۲۰ لاکھ ۴۲ ہزار روپے کے جماعت احمدیہ نے وعدے بھی کئے اور ادائیگی بھی کی ادائیگی کم و بیش اتنی ہو چکی ہے اور بہت سے زیور ابھی پڑے ہوئے ہیں احمدی خواتین کے لکھوکھا کے جن کو ابھی ہم فروخت نہیں کر سکے اور بہت سے زیور ہیں جو ابھی اس میں شامل ہی نہیں ہوئیں چنانچہ شاید ہی کوئی دن ایسا ہوتا ہو جبکہ مجھے چندے کی رپورٹیں نہ ملتی ہوں دنیا سے مختلف خط لکھنے والے یا کوئی اور قربانی کا مظاہرہ میں دیکھتا ہوں آج صبح آنے سے پہلے میں دفتر گیا تاکہ جو ضروری نوعیت کے کاغذات ہیں کم سے کم وہ تو میں دیکھ لوں تو وہاں پوری ایک ڈھیری جو گٹھڑی بنی ہوئی تھی پڑی تھی تو میں نے دیکھا تو وہ سارے زیورات تھے جو خواتین نے باہر سے بھجوائے تھے وہ ابھی اس میں شامل بھی نہیں ہیں چونکہ تفصیلات میں چھوڑ رہا ہوں وقت کے لحاظ سے اس لئے آپ کو یہ نہیں اس وقت پتہ لگ سکتا کہ اس میں ملک وار کس کا کتنا حصہ ہے۔ نمایاں ملک بہرحال خدمت میں انگلستان ہے مغربی جرمنی ہے امریکہ ہے اور خلیج کے ممالک ہیں اور پاکستان اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی اول ہے اور ربوہ دوم ہے اور راولپنڈی اور اسلام آباد اور لاہور کے درمیان مقابلہ ہے کہ کون اول ہے رقم کے لحاظ سے تو بہرحال لاہور آگے ہے مگر جو حیثیت اور توفیق ہے اس کے مطابق میں نہیں کہہ سکتا کہ لاہور آگے ہے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد نے بھی حیرت انگیز قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے اور جو قربانی کے واقعات ہیں وہ تو اتنے عظیم الشان ہیں کہ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ جس شخص کو روزانہ ان کو پڑھنا پڑتا ہوگا اس کا کیا حال ہوتا ہوگا دل کا۔ ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ کوئی دنیا میں قوم ایسی آج نہیں ہے جو آپ کا ان قربانی میں کسی رنگ میں مقابلہ کر سکے آپ تنہا ہیں اس میدان میں اکیلے ہیں، نمایاں ہیں اور یہ توفیق یہ اعزاز آپ کو احمدیت کی وابستگی سے نصیب ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پڑ کر ہم نے

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں پڑنے

کے طریقے

سیکھے اور ہمیں کہتے ہیں ان قدموں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کے فضل بھی ساتھ ساتھ نازل ہوتے ہیں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ جب میں نے قربانی کرنے کی خاطر کام کیا یہ عزیز چیز چھوڑی اور دیکھتے دیکھتے خدا نے مجھے شرمندہ کر دیا۔ اس قربانی کے بدلے اتنا انعام کر دیا دنیاوی لحاظ سے بھی اور [illegible] کہ مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ خدا نے اس قربانی کا بدلہ دیا ہے یہ واقعات اس کثرت سے مجھے ملے ہیں

کہ کوئی معمولی آدمی جو ان کا مطالعہ کرے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اتفاقی حادثات ہیں۔ واقعات میں سے ایک نمونہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک ہمارے مربی سلسلہ ہیں ان کی شادی ہونی تھی یا دلہن کو شوق آیا کہ گرم سوٹ سلوانے کا اور تین سو روپے ان کے پاس جو سلائی کے لئے اتنے ہی بنتے تھے۔ جب تحریک ہوئی تو اس نے کہا سوٹ دیکھے جائیں گے خدا تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہوں تو دیکھ لیں گے وہ تین سو روپے فوری طور پر نئے مراکز کے لئے پیش کر دیئے اور چند دن کے اندر اندر امریکہ سے ان کے رشتہ داروں نے ایک نہایت خوبصورت کوٹ ان کو بھجوایا جو سوٹ کے مقابل اور اس سوٹ کے مقابل پر جو وہ بنانا چاہتے تھے جو انہوں نے بنانا تھا اس سے وہ کوئی بیسیوں گنا زیادہ خوبصورت اور دلکش تھا۔

ایک انگوٹھی ایک عورت نے دی اور مجھے لکھا کہ یہ مجھے بڑی پیاری تھی اور میں نے ذرا سا تذبذب کیا پھر میں نے کہا نہیں خدا کی خاطر دینی ضرور ہے اور عجیب بات ہوئی کہ میں فلاں جگہ پہنچی تو میری فلاں بہن نے ایک نہایت پیاری انگوٹھی میرے لئے بنائی ہوئی تھی پہنا دی۔ میں فلاں جگہ پہنچی تو ایک اور بہن نے ایک اور انگوٹھی پہنا دی اب [illegible] میری ایک بھی انگلی خالی نہیں ہے اس ایک انگوٹھی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے مجھے آٹھ انگلیاں عطا کی ہیں۔ خدا کے فضل کے ساتھ میں تو ان کو دیکھتی ہوں اور اللہ کی رحمتوں کو یاد کرتی ہوں۔ ان گنت مثالیں ہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی کہ وہ نقد نقد انعامات پر انعامات کرتا چلا جاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انتم الفقراء تم فقیر ہو ہم تمہارے محتاج نہیں ہیں

جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے

چونکہ ہماری تبلیغ کو ناکام بنانے کی کوشش کی گئی تھی اس لئے خصوصاً پھر اس کام کی طرف توجہ کی گئی اور رحمت الٰہی اللہ کے منصوبے کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کے ذکر سے پہلے میں آپ کو موجودہ [illegible] جماعت کی اس وقت کیفیت ہے یا آج سے ایک سال پہلے جو کیفیت تھی وہ بتاتا ہوں کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علاوہ [illegible] ممالک میں جماعتیں قائم تھیں اور اب یہ تعداد بڑھ رہی ہے اور وہاں پہلے ۲۰۲ مبلغ کام کر رہے ہیں اور ایک سو گیارہ مبلغ اس کے علاوہ [illegible] تعداد ایک سو گیارہ ہے۔ اس دوران جو ۱۹۸۴ء اور سال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں نئے مشنز کھولنے کی بھی توفیق ملی [illegible] سے بھی کام نہیں رکا ایک [illegible] ۱۹۸۴ء کے سال [illegible] زائرے میں مشن کھولا [illegible] آسٹریلیا میں کھولا [illegible] مبلغ چونکہ اجازت نہیں ملی تھی اب جا رہا ہے [illegible] انگلستان میں [illegible] ان کو منتقل کیا گیا ہے [illegible] وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں [illegible] ایک نیا مشن کھولا ہے [illegible] ممالک میں اللہ تعالیٰ نے ایک سال میں مشن کھولنے کی توفیق دی۔

اس کے علاوہ ہم نے

رضاکار مبلغین کا نظام

بھی جاری کیا اور بعض ممالک جہاں مبلغ نہیں جا سکتا تھا وہاں بعض احمدیوں کو تحریک کی انہوں نے نوکریاں اس نیت سے تلاش کیں وہاں کہ ہم جا کر وہاں مبلغ بنیں چنانچہ فجی کے قریب ایک جزیرہ ہے ٹانگا اس نیت سے ایک نوجوان کو میں نے تیار کیا تھا کہ تم نے وہاں ملازمت لینی ہے کوشش کرنی ہے وہاں ضرور پہنچنا ہے اور تمہارا [illegible] ملک کر دیا ہے چنانچہ اللہ کے فضل سے ۱۹۸۴ء میں ان کو وہاں جانا ہوا ایک رضاکار مشن بنانے کی توفیق ملی اور انگلو ویسٹ انڈیز تک

جزیرہ ہے وہاں ہمارے ایک صرف احمدی رفیق جانن نے اپنا نام رضاکار مبلغ کے لئے پیش کیا اور بہت خدمت کی ہے بڑا ہی عظیم الشان کام انہوں نے جماعت کی خدمت کا تبلیغ کا باقاعدہ ایک مبلغ کے طور پر کیا ہے۔

نیوزی لینڈ میں محمد اسلم ناصر ہمارے آنریری مبلغ ہیں اور جو جزیرہ جس کا میں نے ذکر کیا تھا وہاں اب خدا نے ایک اور بھی آنریری مبلغ ہمیں عطا فرما دیا ہے جس کا نام اس قسم کا ہے جو پڑھا نہیں جاتا مجھ سے وہاں ہمارے ایک اور دوست اب وہاں پوسٹ ہوئے ہیں اور ان کا بڑا دلچسپ واقعہ ہے ان کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا اور بڑی کوشش سے انہوں نے ملازمت کی تلاش کی مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو ابھی دو یا اس سے ایک دن پہلے مجھے یہ مبارک صاحب کی رپورٹ آئی تھی اس جزیرے سے کہ یہاں تو بہت کام ہے اور بڑا ضروری ہے۔ تو میں یہ نیت لے کے بیٹھا تھا کہ ان کو یہ کہوں کہ تم اس جزیرے کے لئے کیوں نہیں کوشش کرتے۔ دنیا بہت کھلی ہے اب وہاں جا کے کام کرو وہاں اگر کام مل جائے تو اس سے اچھی اور کوئی جگہ نہیں ہوگی تو میں بات کرنے لگا تو انہوں نے کہا جی میں ایک ضروری مشورے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے کہا ہاں بتائیں انہوں نے کہا کہ مجھے بڑی تلاش کے بعد ایک نوکری تو ملی ہے لیکن اتنی دور ملی ہے کہ میرا دل نہیں چاہتا۔ میں نے کہا کہاں ملی ہے انہوں نے کہا اس جزیرے میں ملی ہے۔ میں نے کہا یہ تو خدا نے بھیجا ہے آپ کو۔ یہ رپورٹ مجھے آج ملی تھی یا کل اور میں یہ فیصلہ کرکے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کو (مجھے علم تھا ان کے حالات کا) مجبور کروں گا کہ ضرور وہاں جائیں اور وہاں نوکری لیں اور وہ یہ مسئلہ لے کر آئے تھے کہ وہیں ملتی ہے اور کہیں ملتی نہیں تو اس طرح خدا تعالیٰ زبردستی ہمارے کام کر رہا ہے کوئی ہماری چالاکیاں نہیں ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کی تحریک

کی گئی تھی چنانچہ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اسی ممالک میں میں نے تحریک کی تھی کہ بعض ممالک اپنے ذمہ یہ لیں کہ ہم اتنے ممالک کو احمدیت میں لائیں گے اور ان ممالک کو کم از کم ہم نے پہنچانا ہے۔ اس سال جولائی سے پہلے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے موریتانیا، ٹوگو، روانڈا، یوروگوئے، زمبابوے اور موزمبیق میں بھی ان نئے ممالک میں احمدیت قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ موریتانیا تو گیمبیا مشن کی تبلیغ سے احمدیت کا آغاز ہوا ہے۔ ٹوگو ظاہر حسن صاحب مشنری فجی سے ہیں انہوں نے وعدہ کیا تھا ان کے ذریعہ اللہ کے فضل سے یہاں بیج لگا اور ان کے ساتھ مختار علی مقبول بھی تھے۔ روانڈا میں اور برونڈی اور زمبابوے اور موزمبیق میں تنزانیہ مشن کی کوششوں کے نتیجے میں کام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور باقی ممالک کو میں یاد کرا رہا ہوں وہ اپنا فرض یاد رکھیں تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا اصل میں جو سکیم ہے وہ تو یہ ہے کہ ہر ملک کو ایک سے زیادہ نام دئے گئے تھے اگر وہ سارے اپنا کام کریں تو ناممکن ہے کہ دنیا میں ایک بھی ایسا ملک باقی رہ جائے جہاں سو سال سے پہلے احمدیت کا پودا نہ لگ سکا ہو۔

جہاں تک مبلغوں کا تعلق ہے

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی کسی حد تک اور باقی دنیا میں بھی بڑا رجحان پیدا ہو گیا ہے انفرادی تبلیغ کا اور واقعہ یہ ہے کہ انفرادی تبلیغ کے بغیر آپ دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ نہیں سکتے مبلغین کے ذریعہ ساری دنیا اسلام کے لئے فتح کرنی ہے یہ تو خواب ہے محض۔ ایک دیوانے کا خواب ہے۔ صرف ایک امید کی صورت ہے کہ کچھ نہ کچھ خدا فضل فرماتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ بھی تو جو ذمہ داریاں ڈالتا ہے ان پر زیادہ فضل فرماتا ہے جو دیانتداری

سے ان کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو نہ سمجھ لیں کہ آپ نے کام کرنا ہے اور پھر توکل کرنا ہے کام نہ کرکے توکل یہ جہالت ہے۔ یہ اسلامی فلسفہ نہیں ہے۔ دنیا فتح ہوا کرتی ہے افرادی قوت سے۔ یہ اشتہار یہ تبلیغی کتابیں یہ ریڈیو پروپیگنڈے۔ یہ سارے تو دور کے فائر ہیں جس طرح ٹینک فائر ہوتا ہے کور دینے کے لئے علاقے تو نہیں فتح ہوا کرتے ٹیریٹری (TERRITORY) تو ہمیشہ سپاہی سے فتح ہوتی ہے چنانچہ ہمارا تجربہ ہے یورپ میں جہاں جہاں بیدار ہوئے ہیں۔ مثلاً جرمنی میں انڈیا کے آدھے پڑھے ہوئے ہمارے جو زیادہ دین کا علم بھی نہیں رکھتے تھے ان کی تبلیغ کے نتیجے میں یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے کہ جہاں اس سے پہلے دس سال میں پچاس بیعتیں بھی نہیں ہوئی تھیں وہاں ایک سال میں ایک سو چھیاسٹھ ہو گئے اور ہر معیار کے ہوئے ہیں بڑے بڑے تعلیم یافتہ بھی ہوئے ہیں مختلف ممالک کے ہوئے ہیں عرب بھی ہوئے ہیں غیر عرب بھی ہوئے ہیں ایسٹ یورپین ممالک کے بھی ہوئے ہیں۔ اٹلی کے بھی ہوئے۔ فرانس کے بھی ہوئے اور بڑا اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہے ان کا میں مل کے آیا ہوں تو انفرادی تبلیغ کی طرف جو جماعت نے توجہ کی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ ناروے بھی میں سمجھتا ہوں بیدار ہو گیا ہے اور اس معاملہ میں آگے بڑھ رہا ہے اور مشرقی جرمنی میں انڈونیشین گروپ اچھا کام کر رہا ہے۔ فجی میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ سپین میں بھی میں سمجھتا ہوں اور سیرالیون میں بھی اور گھانا بھی کوشش تو بڑا کر رہا ہے لیکن ابھی تک بعض ہمسایہ ممالک کا مقابلہ نہیں کر سکا تبلیغ کے نتیجہ میں جو انفرادی تبلیغ کا عنصر ظاہر ہوا ہے یہاں۔ اس سے آپ یہ اندازہ لگائیں کہ کس تیزی کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ترقی عطا فرمائی ہے

۱۹۸۴ء جو ابتلا کا سال ہے

اس میں ۱۹۸۲ء کے مقابل پر رفتار میں سو فیصدی کا اضافہ ہو گیا اور یہ درمیان کا جو ۱۹۸۳ء کا سال ہے اس میں باون فیصدی تھا تو اس کا مطلب ہے (TREND) ٹرینڈ قائم ہے اور یہ ہے اصل خوشی تعداد میں اضافہ تو ہوتا رہتا ہے کبھی ادنیٰ ہو گیا کبھی نیچے ہو گیا لیکن (ACCELERATION) ایکسلریشن یعنی یہ نتیجہ جن سے توقعات ہوتی ہیں چنانچہ اللہ کے فضل سے ان تین سالوں میں ACCELERATION ایکسلریشن دکھائی دے رہا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کام اگر اسی طرح کرتے رہے دیانتداری اور اخلاص سے اور آگے بڑھاتے رہے تو دیکھتے دیکھتے جو پچھلے کاموں کا پھل ہے وہ بھی آپ کو ملنا شروع ہو گا اور بہت تیزی سے پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔ یورپ کے ذکر میں ہالینڈ کا ذکر رہ گیا۔ ہالینڈ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انفرادی تبلیغ پر توجہ ہو گئی ہے۔ بہت خوبصورت کرنے والے ہیں وہاں عیسائی بھی اور دوسرے پاکستانی بھی شامل ہوئے۔

وقف عارضی کے وفود تو بہت گئے ہیں لیکن انہوں نے رپورٹیں سیدھی نہیں بھیجیں اور میں تمام کو یاد دلاتا ہوں کہ وقف عارضی کی رپورٹیں ضرور بھجوایا کریں کیونکہ ان سے لطف بھی آتا ہے اور مجھے پتہ لگتا ہے کہ کیا رخ ہے اور کس طرف رہنمائی بھی کر سکتا ہوں اور پھر ایک وقف عارضی کی رپورٹ دوسرے کے لئے بھی رہنمائی کا موجب بنتی ہے اور روشنی پڑتی ہے جماعت کی۔ انسان تو روشنی میں سفر کرتا ہے ہر ترقی کا تعلق روشنی سے ہے تو علم کی روشنی، حقائق کی روشنی، تجارب کی روشنی۔ اس سے کیوں محروم کرتے ہیں جماعت کو جب آپ کو حاصل ہو گئی خدا نے عطا فرمائی تو محض آپ کی خاموشی کے نتیجے میں ہم اس روشنی سے محروم رہ جائیں۔ یہ تو بڑا ظلم ہے جن وفود نے رپورٹیں بھجوائی ہیں ان میں ایک ناروے خاص طور پر قابل ذکر ہے انہوں نے روس میں لینن گراڈ اور تھالین کے مقام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے

مسلمانوں سے بھی اور غیروں سے بھی رابطہ کیا اور باوجود اس کے کہ بظاہر خطرہ بھی ہو سکتا تھا وہ بڑا مال جائیں لیکن پرواہ نہیں کی اور بہت عمدہ پیغام پہنچا کر آئے ہیں فن لینڈ میں بھی یہ کام کر رہے ہیں اور اچھا کام کر رہے ہیں انگلستان سے ہمارے بہت وفد گئے تھے۔ اٹلی ان میں ایک ہمارے ناصر وارڈ صاحب تو مستقل جاتے ہیں اور ایک عیسائی محمد شفیق بٹ اور ان کے ساتھی۔ ناصر صاحب کا تو ان کا پیچھا کچھ وقت فارغ ہی کے طور پر انہوں نے پورٹیں دی ہیں اور بہت عمدہ کام کیا ہے دونوں گروپوں نے۔ حامد اللہ خان صاحب اور ان کی اہلیہ بھی گئے تھے اور بڑی پرلطف رپورٹ ہے کس طرح ہماری بچی احمدی شامل تھی برقعہ پہن کر اور برقعہ کی وجہ سے بڑی کثرت سے لوگ آتے تھے اور زیادہ توجہ ہوتی تھی اور مانگ کر لیتے تھے ہمارے لئے تو مشکل یہ تھا کہ فوراً لٹریچر ختم ہو جاتا تھا کیسٹ ایک تھی تو انہوں نے کہا کہ بجائے کیسٹ تھوڑی سی لگا دیتی ہوں لٹریچر تو دیکھتے دیکھتے ہاتھوں سے نکل گیا تھا تو کیسٹ لگوائی اور پھر بند کر دی کہ لوگ تھک نہ جائیں تو پتہ چلے کہ ہم نے تو پوری سنتی ہے چنانچہ کھڑے ہو کر ان کو پوری کیسٹ سنوائی تو مانگ ہے طلب پیدا ہو چکی ہے دنیا میں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل سے کر رہا ہے پھل پک رہا ہے۔ آپ ہاتھ بڑھائیں اور

اس پھل کو اسلام کا پھل بنا دیں

جماعت کا پھل بنا دیں اگر آپ نہیں ہاتھ بڑھائیں گے تو قانون قدرت ہاتھ بڑھائے گا اور اس پھل کو دوسروں کا پھل بنا دے گا۔ ضائع کر دے گا یا بیکار ہو جائے گا یہ پھل۔ گلنے لگ جائے گا۔ اس لئے جب پھل پکنے کے وقت آ جاتے ہیں قوموں کی تاریخ میں تو بہت خوش نصیب ہوتے ہیں اور وہ سے ساتھ ساتھ کام کرنے والے ہیں اور یہ گیدرنگ (GATHERING) ہے۔ فروٹ گیدرنگ (FRUIT GATHERING) یہ تو موسم ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا کے پھل بھی جب پکتے ہیں تو سکول کے بچے بھی بلائے جاتے ہیں جو عورتیں کام نہیں کیا کرتیں وہ بھی پہنچ جاتی ہیں۔ باسکٹ پکڑی ہوئیں سارے پھل چلے جاتے ہیں کھیتوں میں اور باغوں میں تو آپ کے لئے تو خدا نے باغ سجا دیئے ہیں۔

کھلنے ہیں پھول میرے بوستاں میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں

اس بہار سے فائدہ اٹھائیں اس کی خوشبو سے اپنے دل وجان کو معطر کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپاہی بن کر اسلام کے لئے ساری دنیا کے پھل سمیٹیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ کو عطا کر رہی ہے۔ ڈنمارک میں سوان ہینڈسن صاحب نے ڈنمارک سے یوگوسلاویہ کا دورہ کیا تھا اور یہ بھی بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے والے ہیں نہایت عمدہ رپورٹ ہے ان کی اور مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ کہ بہت اچھا کام انہوں نے کیا ہے بڑی حکمت کے ساتھ رابطے قائم کئے اور لٹریچر تقسیم کیا اور لوگوں کو دعوتیں دیں تلاش کئے وہ لوگ جو پہلے احمدی تھے۔ بہت اچھا کام ہوا ہے (اس موقع پر حضور انور تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہو کر فرمایا) میں یہ بتا رہا تھا کہ وہ ایک پاؤں پر زیادہ بوجھ تھا کھڑے ہوتے ہوئے اس لئے وہ ایک پاؤں سو گیا۔ اس لئے مجھے مجبوراً بیٹھنا پڑا ورنہ تھکا نہیں ہوں خدا کے فضل سے۔

جہاں تک ممالک کا اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہونے کا تعلق ہے

۱۰۰ ممالک والی سکیم

میں ڈنمارک مشن نے آئس لینڈ میں تبلیغ کرنی تھی۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کچھ کام کیا ہے ناروے نے فن لینڈ میں اور پولینڈ میں اور وارسا پیکٹ (ممالک) کے علاقوں میں کام کرنا تھا انہوں نے کچھ

کام کیا ہے کچھ انشاء اللہ اور بھی کریں گے۔ یوگنڈا کے دو نوجوان خدا کے فضل سے ڈنمارک مشن کے ذریعہ ہوئے ہیں اور شیونس میں تین اشخاص نے باقاعدہ احمدیت قائم کر دی اور انہوں نے واپس جا کر ایک بیعت بھی بھیجی ہے اور بہت خواہش ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ... وہ کہتے ہیں اب اللہ ... جلدی جلدی ... بھیجیں گے۔

گیمبیا نے ... کی ... تو کام ہے اور ... انہیں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اسی طرح تھی۔ جاپان اس طرف توجہ کر رہا ہے کوریا کی طرف اور وہاں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ تنزانیہ کا میں بتا چکا ہوں۔ ملاوی میں بھی اچھا کام ہوا ہے سپین والے بھی توجہ دے رہے ہیں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں ان کے سپرد پہلے تو مراکو اور الجیریا تھا پھر انہوں نے کہا کہ ہمیں اٹلی بھی دے دو چنانچہ اٹلی بھی ان کے سپرد اب کیا گیا ہے۔ انڈونیشیا نے اپنے ارد گرد برونئی اور بعض دوسری جگہیں مانگیں تھیں وہاں انہوں نے بھی کام شروع کیا ہوا ہے صومالیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک پھل لگا ہے وہ بھی بیرونی تبلیغ کے نتیجے میں سومالیہ میں مقامی طور پر نہیں اب وہاں باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی ہے۔

اور اب نتیجے جو تبلیغ میں حرکت پیدا ہوئی ہے نمایاں اور غیر معمولی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اضافہ ہوا ہے اس کے چند نمونے میں آپ کو بتاتا ہوں جو یہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ پیش کرتے ہیں یعنی اس کا آغاز ہم دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت تیزی کے ساتھ جماعت کو بڑھانے والا ہے۔ یہ تیاری ہو رہی ہے یہ چند قدم آپ کو بتا رہا ہوں اس لئے کہ آپ اس کام سے اور ... دنیا ... نہیں اور ہمت اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو ہر جگہ آپ کو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے نظارے نظر آئیں گے اس کی تیاری ... کر دیا۔ چنانچہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے پھر آخر بڑی چیزیں بنتی ہیں فی الحال دنیا کی نظر میں شاید چھوٹی ہیں۔ لیکن ہمیں ... ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایسے واقعات ہیں جن کی تعداد بڑھ رہی ہے جہاں ایک جماعت قائم ہو رہی ہے۔

سیرالیون کے مبلغ اطلاع دیتے ہیں مثلاً کہ ایک جگہ ... نہیں تھی وہاں ہم گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ... افراد کو توفیق عطا فرمائی اور امام مسجد بھی شامل ہوئے ان میں اور ... افراد ہیں اور ان سب کے چونکہ خاندان بھی ساتھ شامل تھے تو دو چار دن کے اندر ہی ستر افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو گئی۔ کینما ضلع کے ایک گاؤں کیا کے متعلق وہ بتاتے ہیں کہ وہاں سیرالیون کے اجتماع کے موقعہ پر وہاں کے تین افراد جلسے میں شامل ہوئے تھے اور اس ... سے بیعت کر کے لوٹے ہیں۔ جماعت کی ویسے کوششوں کا کوئی دخل ... جب واپس گئے تو تین نہیں رہے تین خاندان بن گئے اور پھر اب وہاں باقاعدہ ایک جماعت ہے اور بہت اچھے مبلغ بن گئے ہیں وہ سارے گاؤں کو تبلیغ کر رہے ہیں بلکہ علاقہ میں بھی کام کر رہے ہیں۔

ایک اور خوشخبری

وہ یہ بتاتے ہیں کہ رو کیمی کے گاؤں جہاں پہلے احمدیت کا ڈنکا لگا تھا۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۴ افراد بیعت کر کے شامل ہوئے تھے اور چیف اور امام مسجد بھی شامل ہو گئے ہیں جماعت میں۔

گیمبیا والے بتاتے ہیں سارے جبل اور سارے بکرے ہیں یہ حیران تھا سارے بکرے کس طرح ہو گئے تو میں نے احتیاطاً بکرے پڑا۔ آپ نے پھر بکرے بنا دیئے مگر خیر الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ نام لگے ہوئے ہیں مسیح کی بھی تو بھیڑیں ہی تھیں مگر ہم نے ان بکروں کو شیر بنانا ہے یہ یاد رکھیں تو یہ سارے کے سارے بکرے اور سارے جبل یعنی پہاڑ خدا کے فضل سے احمدی ہو گئے ہیں یہ سارے

دونوں گاؤں احمدی ہو گئے ہیں۔

کینیا کے مبلغ بتاتے ہیں کہ آزدمانو سے میں ایک لیکچر کا انتظام تھا اور سارا گاؤں اس میں شریک ہوا۔ چار گاؤں کے افراد وہاں اکٹھے ہوئے تھے اور اسی لیکچر کے معاً بعد چار سو سات افراد بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہوئے کینیا سے ایک اور اطلاع یہ ہے کہ دو ماہ کے عرصے میں اسی علاقے میں اب پانچ سو بیاسی ۵۸۲ بیعتیں ہو چکی ہیں اور اسکول کے اساتذہ بھی شامل ہیں ایک ہیڈ ماسٹر بھی شامل ہے اور دو مساجد بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہو گئی ہیں۔

ری پبلک آف بینن میں تین گاؤں ہیں تین مساجد اور ایک سو چودہ افراد جماعت کو مل گئے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ اسی طرح افریقہ کے دوسرے ممالک سے بھی بڑی خوشکن اطلاعات ہیں میں نے صرف چند نمونے آپ کو سنائے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جوق در جوق، فوج در فوج احمدیت میں شامل ہونے کے دن آرہے ہیں اور ہندوستان میں بھی یہی کیفیت ہے۔ حیرت انگیز طور پر پچھلے تین سال کے اندر ہندوستان میں جماعت نے ترقی کی ہے بلکہ بلاشبہ کوئی مبالغہ اس میں نہیں ہے کہ تقسیم کے بعد سے ۸۳ء تک جتنی بیعتیں سارے ہندوستان میں ہوئی ہیں اس سے زیادہ بیعتیں بعض علاقوں میں ہو گئی ہیں اب خدا کے فضل سے۔ چنانچہ

آندھرا پردیش

میں ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی افواج کا نزول ہو رہا ہے۔ ایک مہینہ میں چھوٹے گاؤں کے ۱۲۵ افراد نے احمدیت قبول کی ہے۔ پھر لکھتے ہیں وہاں کی رپورٹ ہے کہ عظیم الشان رَو چل پڑی ہے یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا کا نظارہ دیکھ رہے ہیں اور رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں اللہ کے فضل سے سنہ ۱۹۸۴ء میں تو ایک بھرپور تحریک پیدا ہوئی ہے یعنی جلسے پر ان کو میں نے کہا تھا کہ تم نے توجہ کرنی ہے اور جا کے اب تبلیغ کی طرف ساری توجہ مبذول کرو چنانچہ وہ کہتے ہیں سنہ ۸۴ء میں ایک پُرشوکت تحریک میں تبدیل ہو گئی اور شدید مخالفت کے باوجود یہ نہیں کہ علماء کو پتہ نہیں تمام ہندوستان سے تحریکوں کے نتیجے میں وہاں علماء فساد اور فتنہ پیدا کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ شدید گندا لٹریچر پھیلایا جا رہا ہے احمدیت کے خلاف گندے الزامات لگائے جا رہے ہیں اس کے باوجود یہ ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ شدید مخالفت کے باوجود دیہات کے دیہات احمدی ہو رہے ہیں اس سلسلے میں جب میں ۸۳ء میں دورے پر گیا تھا تو وہاں سیلون میں حیدر آباد دکن کے امیر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے اُن سے میں نے بات۔ پوچھی میں نے کہا یہ رپورٹیں ہیں آپ بتائیں مجھے کتنی ہیں۔ میں تو اتنا جانتا ہوں کہ جب سے احمدیت قائم ہوئی ہے۔ ہمارے علاقے میں اب تک جتنے احمدی اس وقت ہم موجود ہیں اس سے زیادہ ایک سال کے اندر نئے آنے والے آچکے ہیں اور چونکہ زبان کا مسئلہ ہے اور تعلیم کی کمی کا بھی مسئلہ ہے اور کارکنان کی کمی کا بھی مسئلہ ہے اور انہوں نے کہا روپے کی کمی کا بھی مسئلہ ہے میں نے کہا یہ مسئلہ میں نہیں مانتا باقی سب مان لیتا ہوں فی الحال یہ کوئی مسئلہ نہیں جتنا خرچ کر سکتے ہیں جتنا خرچ کیا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دے رہا ہے اور دے گا۔ ہم نے تو روپے کو آگے آگے بھاگتے دیکھا ہے اور کبھی ایک موقعہ بھی ایسا نہیں آیا کہ کام کرنا ہو اور روپے نے تنگی پیدا کی ہو۔ میں نے کہا یہ الزام نعوذ باللہ خدا پر نہ لگائیں آپ کارکن پیدا کریں خدا کارکنوں میں بھی برکت دے گا۔ چنانچہ وہ ۸۳ء میں جو باتیں ہوتی تھیں وہ ۸۴ء میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک عجیب بھرپور تحریک بن گئی ہے اور جہاں تک

مشرقی پنجاب

کا تعلق ہے وہ تو حیرت ہوتی ہے خدا کے فضلوں کا حال دیکھ کر ایک رپورٹ والے لکھتے ہیں وہاں سے امیر صاحب قادیان بھجواتے ہیں نأتی الارض ننقصها من اطرافها کا نظارہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہوا یہ کہ ۸۳ء کے جلسے میں یا ۸۲ء کے جلسے میں اُن سے میں نے پوچھا کہ آپ کے اردگرد، قادیان کے اردگرد جماعتیں کتنی ہیں تو انہوں نے کہا کہ کوئی بھی نہیں۔ یہ تو ظلم ہے اتنی دیر سے بس رہے ہو تمہیں خیال ہی نہیں کہ اردگرد لوگوں کا حق ہے۔ تمہارے بیہلے ہیں نکلو اور تبلیغ کرو اور گورداسپور تو خاص اہمیت کا حامل ہے۔ تم اکیلے وہاں کیا کام کرو گے تمہیں مضبوط جماعتیں ملنی چاہئیں چاروں طرف سے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ شان پیدا کرو جو پہلے تھی مرکز کی چنانچہ پوری طرح تیار ہو کر اور جذبے سے بھر کے یہ لوگ واپس گئے اور اس وقت سے اب تک یعنی دو سال کے عرصے میں آپ کو پتہ ہے کہ وہاں کتنی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں ۸۴ء میں ۵۵ جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں قادیان کے اردگرد اور صرف ۸۴ء میں ۹۴ نئے دیہات شامل ہوئے ہیں۔ یہ سال جو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی کہتے ہیں بعض دفعہ تو ان کو چھیڑنے کے لئے کہ تمہارا سال ہے۔ تمہارا کہاں سے سال ہو گیا

سارے سال ہمارے ہیں

اور سارے ہمارے ہی رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمہارا سال کیسے ہے؟ جن کے ساتھ سالوں کا مالک ہے۔ جن کے ساتھ سالوں کا خالق ہے سارے سال سارے دن رات اُن کے رہیں گے کبھی بھی تمہارے نہیں بن سکتے اور ۱۸ گو جر ڈیروں میں اس کے علاوہ احمدیت قائم ہوئی ہے۔ کہتے ہیں جہاں کھل گیا ہے وہاں مخالفت بھی ہوتی ہے۔ یہ لکھ رہے ہیں رپورٹ کہ جب گوجروں میں تبلیغ شروع ہوئی تو وہاں شدید مخالفت ہوئی اور ایک حاجی صاحب کا بڑا اثر ہے اُن کی اجازت کے بغیر یہ قدم بھی نہیں اُٹھاتے۔ مگر اُن کی مخالفت کے باوجود پہلے پہلے تو چند گوجروں نے بیعت کی پھر اُن کو ڈرایا دھمکایا گیا احمدیت سے منحرف کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے چنانچہ انہوں نے اپنی بیاہ شادیوں کے موقعہ پر قادیان سے بتانے شروع کئے معلّم اور وہاں گفت و شنید کا مسئلہ چل پڑا چنانچہ اب وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور تو اور مذکورہ حاجی صاحب کے اپنے داماد اور دو لڑکے اور بیوی اور بچے کُل ۲۱ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

اڑیسہ

سے اطلاع ملی کہ وہاں علماء نے بہت اشتعال انگیزی کی اور جوش دلایا اور ساری فضا میں ایک احمدیت کے خلاف نفرت پھیلا دی نتیجۃً بعض نوجوانوں کو اتنا مارا گیا کہ وہ لگتا تھا کہ وہ جان چھوڑ دیں گے اپنی لیکن خدا تعالیٰ نے پھر ان میں سے ہی بعض شریف پیدا کئے جو پیشتر اس کے کہ وہ مر جاتے ان سے چھڑانے میں کامیاب ہو گئے اور حملہ کی بھی سکیمیں بن رہی تھیں بہت خوفناک حالات پیدا ہو گئے تو ایک دن کہتے ہیں یہ واقعات ہو رہے تھے دوسرے دن ان میں سے وہ چوٹی کے تعلیم یافتہ اور بڑے معزز نوجوان آئے اور انہوں نے کہا اب ہم پر سچائی ظاہر ہو گئی ہے ہم بیعت کرتے ہیں اور بیعت کے بعد ان پر ابتلا بھی خدا نے پھر نہیں آنے دیا۔ ایسے واقعات وہاں فوراً رونما ہوئے کہ جو احمدیت کا مخالف گروپ تھا ان کو اپنی جان کے اب لالے پڑے ہوئے ہیں وہ چھپتے پھرتے ہیں ان کی دشمنیاں جو تھیں اچانک جاگیں دوسروں کے ساتھ اور وہ چونکہ مخالف زیادہ طاقت ور ہیں وہاں اس لئے اب ان کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں وہاں۔

قادیان

ایک چھوٹا سا واقعہ

لیکن ہے بڑا پُر لطف۔ مجھے لطف آیا تھا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی آئے گا انشاء اللہ۔ ایک وہاں غیر مسلم کالج ہے لڑکیوں کا مضافات میں کسی قصبہ میں، تو اُن کو خیال آیا قادیان کو کہ لجنہ کو بھی تیز کرنا چاہیے عورتوں کی تربیت کے لئے انہوں نے کہا آپ دورے کریں چنانچہ وہاں لجنہ کی طرف سے دورہ کیا گیا اور گرلز کالج لڑکیوں کا جو ہے وہاں بھی یہ پہنچیں اور وہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا تو وہاں کی غیر مسلم پرنسپل نے پھر خود اُن سے ایک درخواست کی انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں حضرت مرزا صاحب کے کلام میں سے اقتباسات دیں۔ ہم دعا کریں گے شکر اپنے سکول میں مستقل طور پر وہ بیان کریں گے اور ہمیشہ وظیفہ والے شروع کے طور پر ان کا دل منایا کریں گے۔ اللہ کی عجیب شان ہے کہیں دلوں پر چھری پھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہیں غیر آکر اُن دلوں میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے لئے برکت کا باعث سمجھ رہے ہیں۔

کام تو بہت زیادہ ہے خلاصۃً بھی خدا توفیق دے تو اس کا اصلاً ہی آپ کے سامنے بیان کر سکوں

نصرت جہاں سکیم

کا جو کام ہوا ہے وہ سنئے کہ چند سال پہلے ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بڑی دعاؤں کے ساتھ جشن دو لاکھ پاؤنڈ کے چندے کی تحریک کے ساتھ شروع کی تھی اور اب اس نصرت جہاں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو ایسے پھل لگائے ہیں کہ ۲۶ ہسپتال اس تحریک کے تابع کام کر رہے ہیں ۲۸ ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں اور اس میں سے نصرت جہاں کے ۲۴ ہیں اور تحریک جدید کے ۱۴ ہیں اور پرائمری اور مڈل سکول کی تعداد ملا کر ایک سو ہو چکی ہے خدا کے فضل سے اور تحریک جدید کے ۹ ہسپتال اس کے علاوہ ہیں اب تک ۱۸ لاکھ ۹۸ ہزار ۳۱۴ مریض استفادہ کر چکے ہیں اور کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز وسعت ہو رہی ہے۔ اللہ کے فضل سے شہرت بھی اچھی ہے اور بعض علاقوں سے تو پتہ چلا ہے کہ شدید مخالفت مثلاً یوگنڈا میں ہم نے ایک نیا مشن کھولا ہے

شدید مخالف

جو مخالفت کا اڈہ قائم کر چکا تھا اور وقف تھا مخالفت پر اور بااثر آدمی تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کو جب دوسرے ہسپتال میں لے جانے لگے تو اس کے دل نے اس کو کہا کہ اصل میں تم جانتے ہو کہ شفا تو احمدیوں کے پاس ہے۔ اس نے مجبور کیا اس نے کہا ہوں تو میں ان کا دشمن لیکن شفا ان کے پاس ہے مجھے وہاں لے کے جاؤ۔ چنانچہ وہاں آیا اور جب قریب سے اُس نے دیکھا تو اس کا کایا پلٹ گئی خدا تعالیٰ کے فضل سے جسمانی شفا بھی نصیب ہو گئی اور روحانی شفا بھی نصیب ہو گئی۔

نئے ہم نے اللہ کے فضل سے جو مراکز قائم کئے ہیں اُن میں آئیوری کوسٹ میں دو قائم ہوئے ہیں۔ یوگنڈا میں ایک ہوا ہے اور گیمبیا میں بھی ایک اور قائم ہوا ہے اس طرح اب ہم اس تحریک کو دوسرے ممالک میں بھی پھیلانے لگے ہیں۔ چنانچہ سکولوں اور ہسپتالوں کی تحریک کو اب مشرقی افریقہ لے گئے ہیں اور پھر دور کے جزائر میں بھی۔ مثلاً فجی بھی تو چونکہ یہ کام اس وقت OFFERINGS جس کو کہتے ہیں ابھی ابتدا پرورش کے، ابتدائی تشکیل کے ابتدائی مراحل میں ہے اس لئے فی الحال میں اس کی رپورٹ چھوڑتا ہوں۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ ہر شعبہ پاکستانی ڈاکٹروں پر انحصار نہیں رہا۔ بھارت کے ڈاکٹر بھی ساتھ ہی شامل ہوئے تھے اب تو مقامی افریقن

ڈاکٹر بھی اور دوسرے ممالک کے مثلاً ماریشس کے ڈاکٹر بھی اور انگلستان کے ڈاکٹر بھی یہ سب اپنے آپ کو اب پیش کر رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے۔

برکت بڑی اور بہت اس کو سراہا قوم نے بعض لوگ تو جب بھوکے مرتے ہیں تو خوراک اس طرح دیتے ہیں جس طرح خیرات ڈالتے ہیں لیکن جڑوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ یہ جماعت احمدیہ کا پہلا منصوبہ ہے سارے افریقہ میں جس نے بنیادی ضرورت کی طرف توجہ کی ہے اور بعض چیزیں جو قوم کی خوراک ہیں اُن کو اُگانی نہیں آتیں اُن کے اوپر کوئی خاص توجہ مرکوز کی ہے۔ چنانچہ یہاں تجربے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا اور تنزانیہ دو ممالک ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک ہزار ایکڑ زمین مل گئی ہے اور وہاں بھی انشاء اللہ اب کام شروع ہو جائے گا

تعلیمی اداروں کا جہاں تک تعلق ہے

ہمارے نتائج بہت شاندار ہیں اور صرف یہ نہیں کہ سو سکول یا دو سو سکول چلا رہے ہیں بلکہ جو سکول ہم چلا رہے ہیں اُن کا معیار اتنا بلند ہے کہ ملک میں بہترین نتائج پیدا کر رہے ہیں۔ گیمبیا میں جو اوّل انعام حاصل کرنے والے طالب علم وہ احمدی اور اتنا اچھا نتیجہ کہ ریڈیو گیمبیا نے بڑی شان کے ساتھ اس کی رپورٹ پیش کی۔ سیرالیون میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے نتائج بہت شاندار تھے۔ فری ٹاؤن میں اور بو میں بھی اور تعلیم کی جہاں تک پاکستان کی رپورٹ ہے انفرادی طور پر تو مجھے علم ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت اچھے نتائج نکلے ہیں احمدی طلباء کے ان معجزات کے باوجود۔ ہر وقت ایک ذہنی عذاب، ہیبت اعصاب توڑنے والی حرکتیں، یعنی علماء دھمکیاں ہی نہیں دیتے، گالیاں دیتے اور اخبار چھاپتے ہی نہیں ان کو شائع کرتے ہوئے اور حکومت تائید کا بیان دیتے ہوئے نہیں تھکتی۔ ہر روز ایک نئی مصیبت ایک نئی لگائی، نیا گند۔ بھائیوں کی قید اور ان کی مشقتیں ان حالات میں پڑھ کون سکتا ہے؟ لیکن اللہ کا فضل دیکھیں کہ اس وقت خطوں میں بھی وہاں بہار آئی ہے اور مجھے بہت سے طلباء نے لکھا ہے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ کسی نے اپنے کالج میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ جن طلباء کو مارا گیا اُن کی کتابیں چھین لی گئیں اُن کو جلا وطن کئے گئے وہ بھی خدا کے فضل سے اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے ہیں۔

یہاں اب ایک تعلیمی منصوبہ جاری کیا جارہا ہے جہاں آپ اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں اور

یورپ میں پہلا احمدیہ سکول

اب یہاں قائم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ منصوبہ مکمل ہے۔ اب ہمارے بچوں کی انتظار ہے یہاں بہت ضرورت ہے کہ گندی تہذیب سے بچانے کے لئے ایک احمدیہ ماڈل سکول چلایا جاسکے۔ خاص طور پر لڑکیوں کے معاملے میں تو بہت پریشانی ہے۔ ہمارے احمدی بھائی۔ یہاں اتنا گندہ ہو گیا ہے معاشرہ، اتنی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ جنسی بے راہ روی کا یہ عالم ہے کہ بچے سالہ بوڑھی عورت سے بچے RAPE کرتے ہیں یہاں اور چھ سالہ سات سالہ بچی کو بھی RAPE کر کے جان سے بھی مار دیتے ہیں۔ یعنی ساری قوم تو نہیں نعوذ باللہ من ذالک لیکن قوم کا ایک حصہ بھی اگر ظلم کی اس حد تک پہنچ جائے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ احمدی ماؤں کے سکون کہاں رہیں گے پھر ایک ماں نے مجھے روتے ہوئے کہا کہ میں کیا کروں میں بچی کو بھیجتی ہوں تو سارا دن تڑپتی رہتی ہوں بے چین ہو جاتی ہوں کہ پتہ نہیں اس پر اگلے قدم پھر کیا بن رہی ہوگی۔ اگلے قدم پر کیا بن رہی ہوگی پھر میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی بیہودہ لفظ سنے دیکھے لیکن یہاں تو حالات ہی اور ہیں کچھ پتہ ہی نہیں کہ کیا جرم کس وقت وقوع میں آجائے چنانچہ یہاں کی بڑی ضرورت تھی تو اللہ کے فضل سے یہ انشاء اللہ ہوگا اور اگرچہ شروع میں

خرچ تھا کبھی پڑا جماعت کو تو انشاء اللہ کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح لوگ مجھے بتا رہے ہیں امریکہ والے تیار ہیں۔ ناروے والے کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے دو بچے بھیجنا چاہتے ہیں۔ اور بھی جو طاقت رکھتے ہیں تو جرمنی والے اور جھوٹے ملکوں سے انشاء اللہ لوگ بھیجیں گے تو اگر ہم سو سے زائد بچے حاصل کریں پہلے سال تو انشاء اللہ تعالیٰ خود کفیل ہو جائے گا یہ سکول۔

جو کام تصنیف میں ہو رہا ہے

اس ایک سال کے عرصے میں یہ وہ کام ہے جو مرکزی نگرانی میں براہ راست کروایا گیا ہے اور بہت کم رضاکار اس میں ملوث ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تھوڑے کارکنوں میں بہت برکت دی ہے۔ یہ جو میری تمنا تھی کہ تمام دنیا میں ہر زبان میں احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور یہ ارادہ میں نے ظاہر بھی کیا تھا وہ پورا کرنا ہے تو جب میں نے جائزہ لیا تو بڑا تعجب ہوا کہ بہت ساری زبانیں ہیں جن میں کوئی لٹریچر نہیں تھا چنانچہ ہم پیش نہیں کر سکتے تھے۔ جیسے نہیں تھا چنانچہ

ایک منصوبہ

بنایا گیا لیکن اس کا آغاز قرآن کریم سے کیا ہے اس قرآن کریم کی ساری برکت ہے کہتے ہیں لکھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ قرآن کی اگر ہم اشاعت شروع کر دیں تو اس کی برکت سے ہمارے دوسرے کام ہمارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود ہونے شروع ہو جائیں گے تو قرآن کریم میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ فرانسیسی ترجمہ جس کا بڑی دیر سے آپ کو انتظار تھا اب اس وقت پریس میں ہے ...... اور اس کے ساتھ انڈونیشین تو پہلے ہی شائع ہوئی تھی لیکن دوبارہ چھپوا کر رہے ہیں ہم اور

فرنچ ترجمہ قرآن مجید

کا خدا کے فضل سے۔ بڑی محنت کرنی پڑی ہے اس میں۔ یہاں آنے کے بعد بھی اس سے پہلے بھی اور خلافت ثالثہ کے زمانے میں بھی بڑی محنت ہوئی تھی بہت کام ہوا تھا اس کا۔ لیکن چونکہ اطمینان نہیں ہوتا تھا کہ غیر زبان ہے۔ ہم لوگ سے اکثر جانتے نہیں تھے تو بہرحال اللہ نے فضل کیا اور اب پوری تسلی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ فرانسیسی زبان میں اس سے اچھا ترجمہ دنیا کو کہیں نظر نہیں آئے گا اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ساتھ مزید یہ تحفہ عطا کر دیا۔ امریکہ میں ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انہوں نے خود ہی مجھے لکھا کہ کسی زبان میں میں سارا خرچ برداشت کرنا چاہتا ہوں جتنا بھی ہے تو میں نے کہا کہ دو ہزار ہم شائع کرنا چاہتے ہیں آپ دیکھ لیں انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کتنا ہے یہ ان کی مرضی تھی۔ یہ فیصلہ نہیں کیا کہ اتنے ہزار کا میں خرچہ دوں گا۔ آپ فیصلہ کریں مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ کتنا میں نے دینا ہے چنانچہ ۳۰۰۰ پونڈ وہ بھجوا چکے ہیں نقد اور چھتیس ہزار کا اسٹیمیٹ تھا وہ چند روپے تھوڑے رہ گئے ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آ جائیں گے لیکن ان کو اصل میں لکھا تھا یہ کیا تھا کہ اتنا خرچ ہوگا اس لئے وہ اپنی طرف سے وعدہ سارا نقد ادا کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے والد ڈاکٹر عتیق الرحمٰن خان صاحب۔ دہلی کے ڈاکٹر تو نہیں ڈاکٹر تو یہ خود ہیں وہ بھی پشاور کے بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے ان ہی کی تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ان کی اولاد بھی اللہ کے فضل سے اسی طرح فدائی اور دین کی خدمت کرنے والی ہے۔

کورین ترجمہ

کی مبارک ہو یہ بھی جا چکا ہے پریس میں اور کورین زبان میں تو میرا خیال ہے کہ یہ تاریخی بات ہے کہ پہلے کبھی بھی ترجمہ نہیں ہوا قرآن کریم کا۔ پہلی دفعہ ہے الحمد للہ۔ ہم نے تو کہا تھا آپ تھوڑا شائع کریں کیونکہ زیادہ آدمی وہاں نہیں ہیں کوریا پڑھنے والے۔ مگر انہوں نے کہا یہاں تو ابھی سے مانگ شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے آپ زیادہ کی اجازت دیں میں نے کہا جتنا مرضی شائع کر سکتے ہیں ضرور کریں ہم نے ضرورت پوری کرنی ہے۔

یوگنڈی زبان میں ترجمہ

تھا تو سہی لیکن ضرورت تھی یہ دوبارہ شائع کیا گیا ہے خدا کے فضل سے

روسی زبان میں ترجمہ

مکمل ہو گیا ہے۔ نظر ثانی مکمل ہو گئی ہے پریس میں گزشتہ دنوں چکی ہے اب ترجمہ انٹروڈکشن کا انتظار تھا اور وہ بھی مکمل ہو چکی ہے تیسری دفعہ وہ عربی میں جتنی ہے ابھی یہ کام اسلام آباد میں کروایا گیا ہے انٹروڈکشن کا ترجمہ بھی شائع ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے تیاری بھی کرنی گئی ہے تقسیم کرنے کی

جرمن زبان

میں ضرورت تھی ایک قرآن کریم کی چنانچہ ان کو اجازت دے دی گئی ہے ترجمے کے بغیر شائع کرنے کی پاکٹ سائز کا۔ نہیں بڑا ہے۔ یہ ترجمے کے ساتھ چاہتے ہیں پاکٹ سائز اس کی پانچ ہزار کی ان کو اشاعت کی اجازت دے دی ہے

اٹالین ترجمہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گیا ہے اٹالین ترجمے کے خرچ اور طباعت کام کا یہ کبھی ہمارے ایک احمدی دوست ہیں ڈاکٹر عبد السلام نے وعدہ کیا ہے اور ایک ہزار کی طباعت کا خرچ بھی برداشت کریں گے اور زبان کا سارا خرچ اس کی تیاری کا بھی اور اشاعت کا بھی چوہدری شاہنواز صاحب نے خود پیش کش کی تھی اور اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ میں ادا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا عطا فرمائے تو تین ترجمے جو اس وقت شائع ہو رہے ہیں ان میں سے ایک آدھ ہی جماعت کا خرچ ہوگا انشاء اللہ اور جو خرچ ہوگی وہ ساری جماعت کی ہوگی اس سے ایک مضبوط فنڈ انشاء اللہ قائم ہوگا جس سے ہم باقی ترجمے بھی تیزی سے کروائیں گے۔

جاپانی چینی۔ سپینش، پرتگالی اور پولش زبان

میں اب ترجموں کا پروگرام ہے یہ شروع ہو چکے ہیں جن میں نظر ثانی ہو رہی ہے ان میں اٹالین کے علاوہ ہندی کا بھی خدا کے فضل سے ترجمہ تیار ہے۔ نظر ثانی ہو رہی ہے تفسیر کبیر کے جز واؤل کا عربی نصف سے زیادہ ہے یہ ڈائجسٹ ہے یعنی حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں وہی عبارتیں اٹھائی گئی ہیں صرف جہاں تفسیر کی اللہ تعالیٰ سے لمبے بیانات ہیں ان کو اور جہاں تکرار پائی جاتی ہے وہ چھوڑ دیا ہے تو نفس مضمون میں سے کوئی قربانی نہیں ہوگی یہ بھی اس وقت ایک عرب جماعت کے سپرد ہے وہ علماء سے نظر ثانی کریں تو وہ شائع ہو جائے گی۔ اس کا خرچ بھی ایک عرب احمدی دوست نے ہی طلبہ قریشی صاحب نے پہلے سے ادا کر رکھا ہے اور وہ کہتے ہیں یہ ساری تفسیر جتنی بھی چھپیں گی یہ سارا خرچ مجھے بتا دیں کہ میں اپنی طرف سے برداشت کروں۔ (باقی آئندہ)

قرآن کریم کی حفاظت اور ترسیل و اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے!

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اور اسکے ضروری مسائل

از مکرم مولوی محمد الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم [illegible] (یوپی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ [illegible] وہ مہینہ ہے جس کی [illegible] قرآن کریم اور [illegible] قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (بقرہ)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا گویا کلام الٰہی اور الہام کے نزول سے اس مہینہ کو خاص تعلق ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا جاء رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیاطین

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

روزہ کے مسائل

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے اور خصوصی تعلقات کی طرف توجہ نہ کرے۔

(۲) رمضان کا روزہ ہر بالغ عاقل اور با صحت مسلمان کیلئے فرض ہے جو مقیم ہو۔

(۳) پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھا لینے کی خاص تاکید کی گئی ہے تا کہ انسان کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

تسحروا فان فی السحور برکة

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی سحری کا کھانا کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴) سحری کے کھانے کے لئے پو پھٹنے کے قریب کا وقت پسندیدہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ زید بن ثابت فرماتے ہیں۔

تسحرنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم قام الی الصلوٰة قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیة

(کتاب بخاری)

یعنی ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا اور پھر حضور نماز فجر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضور کے سحری کھانے میں اور اذان میں اتنا وقفہ تھا کہ پچاس آیتیں پڑھی جا سکیں۔

(۵) افطاری کے لئے یہ تاکیدی حکم ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (مسلم کتاب الصیام)

کہ جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی افطار کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک وہ خیر پر قائم رہیں گے۔ یعنی احکام اسلامی کی حقیقی روح ان میں زندہ رہے گی۔

(۶) مسافر۔ مریض۔ حاملہ۔ دودھ پلانے والی۔ مرضعہ اور ایسا بوڑھا جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں۔ اور بچے کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

(۷) چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے اس بارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہیئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی عمر ہوتی ہے ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اس وقت ان کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھیں جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ مشق کرانی چاہیئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ [illegible])

(۸) جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ رکھ سکے لیکن اس کی طاقت رکھتا ہو اسے روزانہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ دے دینا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب تھا اور آپ ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک بار میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا فرماتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۱۰) روزے دار کو رفث یعنی لغو باتیں اور جھوٹ سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه

(بخاری کتاب الصیام)

کہ جو شخص جھوٹے اقوال اور اعمال کو نہیں چھوڑتا اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

تہجد اور تراویح:۔ رمضان مبارک کا مہینہ ہے اس لئے روزہ دار کو ذکر الٰہی تسبیح و تحمید۔ تلاوت قرآن پاک اور دعاؤں میں وقت گزارنا چاہیئے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تہجد کی نماز کو سب سے زیادہ افضلیت حاصل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرها علی احدی عشرۃ رکعة (بخاری کتاب الصلوٰۃ التراویح)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا غیر رمضان تہجد کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد جو باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا تھا چنانچہ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا۔

نعم البدعة هذه والتی ینامون عنها افضل من التی یقومون

(بخاری کتاب التراویح)

کہ عشاء کے بعد باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق تو میں نے جاری کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے تو ثابت نہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ ایک نیک امر ہے جو میں نے جاری کیا ہے مگر تہجد کی نماز بہرحال تراویح کی نماز سے افضل ہے۔ پس تہجد کی نماز کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ دعا کی قبولیت کا وہ خاص اور غیر معمولی وقت ہے۔

قبولیت دعا:۔ رمضان کے مہینہ کو قبولیت دعا سے نہایت گہرا تعلق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون

(بقرہ آیت [illegible])

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔"

غرض رمضان کے مبارک ایام میں خدا تعالیٰ بندے کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کی تڑپ اور اضطراب کی دعاؤں کو سنتا اور ان کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

افطاری:۔ افطاری کے متعلق بعض لوگ تکلفات سے کام لیتے ہیں

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے تکلفات نہ کرتے تھے کوئی کھجور سے کوئی نمک سے بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطاری کر لیتے تھے. ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم پھر اس طریق کو جاری کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں بالآخر دعا ہے کہ خداتعالیٰ ہمیں رمضان کے ایام کی برکات سے متمتع فرمائے ہماری دعاؤں کو قبولیت عطا کرے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہماری جماعت کو ترقی دکامیابی کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو نماز پڑھا سکے اور مبلغ کی عدم موجودگی میں خطبہ دے سکے۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کرے پانچ وقت اذان دے۔ بیرون ملک کے مہمانان کرام بھی آتے رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آیا کرے۔ خادم مسجد کو رہائشی سہولت کے علاوہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ ملے گا۔ اگر خادم مسجد معلم کا کام بھی انجام دے سکے تو اس صورت میں مزید -/۱۲۵ روپیہ اُن کو وقف جدید سے ملا کریں گے۔ اس طرح سوا تین -/۳۲۵ روپیہ بنتا ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں مندرجہ پتہ پر درخواست مع کوائف روانہ کریں۔

خاکسار :- غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ
مسجد احمدیہ میونسپلٹی روڈ متصل آئی جی پی آفس سرینگر (کشمیر)

اندوہناک سانحہ وفات

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کے بھانجے عزیز مبارک احمد ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ماسٹر دارالبرکات ربوہ (عمر ۲۰ سال) اور ایک احمدی نوجوان جو گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے مورخہ ۲۹-۵-۸۵ء کو ربوہ سے فیصل آباد جاتے ہوئے چنیوٹ کے قریب ایک حادثہ پیش آجانے سے موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین سے ہر دو عزیزان کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار چوہدری سعید احمد ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان)

درخواست ہائے دعا

● مکرم معین الدین احمد صاحب سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوپی (آندھرا) دس روپے بطور صدقہ ادا کر کے اپنے والد جو کہ بہن زردگی زیاتی کے باعث علیل ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ ● مکرم ضیاء اللہ بشیر صاحب مربی سلسلہ آف ربوہ حال بمبئی اپنے بہنوئی مکرم محمد رفیق صاحب شاہ آف کراچی جو گردوں کی تبدیلی کی غرض سے دی کرشن دواسن ہسپتال بمبئی میں زیر علاج ہیں کے آپریشن کی کامیابی اور بخیر و عافیت وطن واپسی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

● مکرم سید عمر صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد کے ایک قرابت دار مکرم محمد حسین بھائی صاحب کی ایک ٹانگ سوکھنے لگی ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ پہلے پیٹ کا آپریشن ہو چکا تھا پھر ٹانگ کاٹنی ہوگی۔ اب دوسری ٹانگ بھی سوکھنے لگی ہے اسی طرح خاکسار کی بھتیجی کے خاوند مجید احمد صاحب انجینئر لاہور پیٹ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں کر سکے ہر دو مریضان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

● مکرم سید اقبال پاشا صاحب بنگلور نے اپنی طرف سے پانچ عدد انگریزی ترجمہ قرآن مجید مختلف لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے بھجوائے ہیں۔ موصوف کی دینی و دنیوی

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس فدیہ کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شرکت کریں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ [illegible] معیار انعام خدام [illegible] اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم ایک نمائندگی ہونی چاہیئے اجتماع سے پہلے پہلے اپنا اجتماع کا صدر [illegible] کی کوشش کی جائے اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ترقیات کے لئے نیز مکرم جناب عزیز اللہ صاحب سرپرست ایڈیٹر روزنامہ "بمبئی نیوز" جماعت کے حق میں آواز اٹھانے کی وجہ سے شدید مخالفت اور پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ موصوف کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے
(خاکسار محمد المومن راشد مبلغ یادگیر)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE Co.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH:- 275475
RESI:- 273503 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اے دیکھو توجہ چاہتے ہو اُم الکتاب کو ⁂ اب دیکھیو پھرتا کہ نہ چڑھے آفتاب کو

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

• الیکٹریکل انجینئرنگ • شمسی کنٹرولس • الیکٹریکل وائرنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI. (WEST)

574103
629389 } ٹیلیفون　　BOMBAY—58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23 - 5222
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE { OFFICE:- 800
RESI:- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس، سکول بیگ۔ ایر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ۔ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

تجارت:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: گرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیبز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو، ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE.- 605553
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں
فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ اسعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۱۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲۲/۴/۲/۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر - 42916

"اپنے پاؤں کو صاف ستھرا رکھو"
(الحدیث)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے